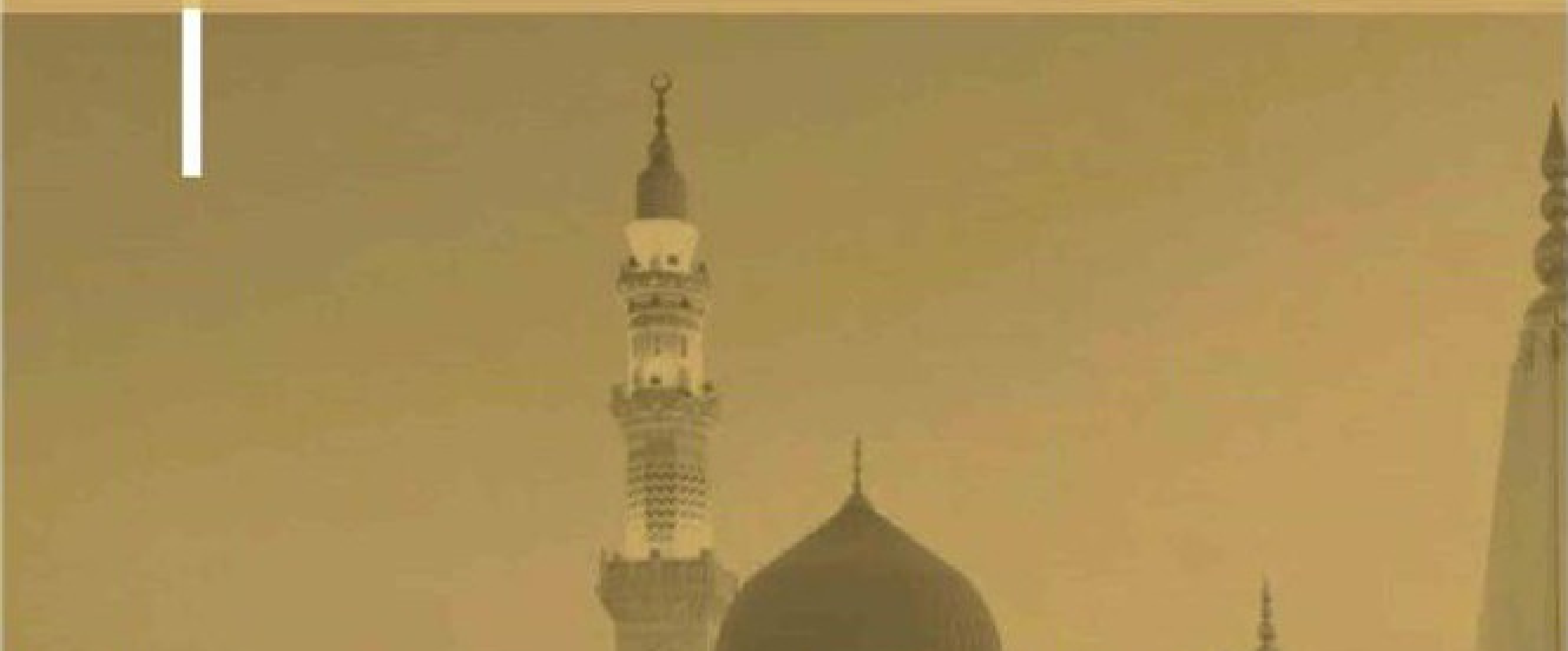
صد سالہ عرس امام احمد رضا قدس سرہ کی مناسبت سے ۱۰۰ کلاموں کا عطر بیز گلدستہ

اے عشق ترے صدقے



فکر و قلم

خلیفہ امین شریعت و تاج الشریعہ
محمد اشرف رضا قادری
مدیر اعلیٰ سہ ماہی امین شریعت

ناشر: امین شریعت دار المطالعہ
بلودا بازار چھتیس گڑھ

صد سالہ عرس امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی مناسبت سے ۱۰۰؍ کلاموں کا عطر بیز گلدستہ

اے عشق ترے صدقے

فکر و قلم

خلیفہ امین شریعت و تاج الشریعہ **محمد اشرف رضا قادری** مدیر اعلیٰ سہ ماہی امین شریعت

ناشر

امین شریعت دار المطالعہ

بلودابازار چھتیس گڑھ

نام کتاب : اے عشق ترے صدقے

مصنف : محمد اشرف رضا قادری

سال اشاعت : بموقع عرس صد سالہ امام احمد رضا و تیسرا عرس امین شریعت

تعداد بار اول : 1000

قیمت : -/250 روپئے

ناشر : امین شریعت دار المطالعہ بلودا بازار چھتیس گڑھ

::

Aye Ishq Tere Sadqe
by **Mohammad Ashraf Raza Qadri**
Edition: 2018 Rs: 250/-

ملنے کے پتے ::

- تحریک امین شریعت رائے پور چھتیس گڑھ۔ 9837817726
- امین شریعت دار المطالعہ بلودا بازار چھتیس گڑھ۔ 9584758571
- ڈالفین بک ڈپو رائے پور چھتیس گڑھ۔ 9827175631

شرفِ انتساب

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین وملت امام اہل سنت

الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی

برادر اعلیٰ حضرت استاذ زمن

حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد حسن رضا خاں حسنؔ بریلوی

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام

حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد حامد رضا خاں بریلوی

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند

حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں نوری بریلوی

شہزادۂ استاذ زمن استاذ العلماء

حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد حسنین رضا خاں بریلوی

جگر گوشۂ علامہ حسنین رضا خاں، شبیہ مفتیٔ اعظم ہند

حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد سبطین رضا خاں بریلوی

جانشین مفتیٔ اعظم ہند تاج الشریعہ قاضیٔ القضاۃ فی الہند

حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری بریلوی

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

پیش کرنے جا رہا ہے آپ کا اشرف رضا
با وضو نعتِ شہِ بطحا سماعت کیجیے

اشرف

فہرست

مناقب

دل کی آواز

محمد اشرف رضا قادری

خدائے لم یزل کا بے پناہ شکر و احسان ہے کہ اس نے مجھے آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرما کر اسلامی ماحول و فضا میں پرورش و پرداخت کا موقع عطا کیا۔ میں نے جب ہوش و خرد کی دہلیز پر قدم رکھا تو اپنے سامنے خوش عقیدگی کا چمن لالہ زار پایا۔ میرے ارد گرد مراسم اہل سنت کی کھیتیاں سرسبز و شاداب تھیں، چہار سمت توحید و رسالت کی نور بار کرنیں انسانی قلوب کو تجلیات عشق سے معمور کئے ہوئے تھیں۔ گلی گلی کوچہ کوچہ عشق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابانیوں سے جگمگ جگمگ نظر آتا تھا۔ جب کسی کے گھر محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوتی تو نونہالان اسلام کی مسرت و شادمانی کا آفتاب طلوع پذیر ہو جاتا، بزم حمد و نعت میں جب شرکت ہوتی اور وہاں نعت و مناقب کا دور چلتا تو اس کی دلفریب و دلکش صدائیں سماعت میں رس گھولتیں، رفتہ رفتہ دن گزرتا گیا اور دھیرے دھیرے میرے شعور میں دینی بیداری آتی گئی۔ دینی مجالس میں تسلسل سے شرکت کے سبب سماعت کلام کی کیفیات میں بھی خوشگوار تبدیلی آئی، اب کسی نعت خواں کی زبان سے امام الکلام کلام الامام کے نعتیہ اشعار سنتا یا استاذ زمن کے، حجۃ الاسلام کے کلام پردہائے گوش تک پہنچتے یا سیدی مفتی اعظم ہند کی نعتیہ شاعری لوح دل پر عقیدتوں کے

نشان ثبت کرتی ، بہر حال ان کلاموں کی سماعت سے ایک عجیب قسم کا لطف وسرور حاصل ہوتا، نہاں خانۂ قلب وجگر میں عجب وجدانی کیفیت طاری ہوتی ، دل فرحت وانبساط سے جھوم اٹھتا، یہی وہ اسباب وعلل تھے جن کی بدولت میرا فکری رجحان ثنا گوئی اور ثنا خوانی کی طرف مائل ہوا۔

کشاں کشاں فطری جبلت نے نغمہ سرائی پر مجبور کر دیا اب کیفیت یہ تھی کہ موقع پاتے ہی ترنم ریزیوں کے چشمے ابلنے لگتے ۔نغمہ سنجی کا بحر بیکراں ٹھاٹھیں مارنے لگتا۔ گنگناہٹ کی وادیاں پر بہار ومرغ زار بن جاتیں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں زیر تعلیم تھا۔بس پھر کیا تھا دھیرے دھیرے ذوق شاعری کا جنون نقطۂ عروج کو پہونچ گیا، اس جنون نے اس فن کے کتب ورسائل کی طرف ذہن کو مبذول کر دیا۔شعر خوانی ،شعر گوئی، ادبی وفنی باریک بینی اور شعری نقطۂ نظر سے بالخصوص افہام وتفہیم کے دور کا آغاز ہوگیا۔کبھی امام الکلام کلام الامام کے دیوان کی ورق گردانی کرتا ،توکبھی استاد زمن کے گلستان شاعری کی خاک چھانتا اور شعری جواہر پارے کو دامن حیات میں سمیٹتا اور گاہے بگاہے گنگناتا رہتا۔یہیں سے نعت گوئی کا ذوق عنفوان شباب کو پہونچا، تخیلات نے اپنی بساط کے مطابق پرواز شروع کر دیا۔قلم نے فکری خیال کے ایک ایک موتی کو لفظوں کی لڑی میں پرونے کی ابتدا کر دی۔ کچھ مدت تک سنوارنے اور بگاڑنے کا سلسلہ جاری رہا۔اسی عمل کے درمیان کسی استاد سخن سے تربیت پانے کا شدت کے ساتھ احساس ہوا، تو مرشد اجازت مخدومنا المکرم وشیخنا المعظم حضور امین شریعت علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ عبقری میں زانوئے ادب تہہ کرلیا۔اس علم وادب کے آسمان نے اپنے دودھیا بادل سے میرے وجود فکر کو اپنے سائبان کرم میں لے کر ایک نئ توانائی بخش دی ۔ سچ یہی ہے کہ آج فقیر کے پاس جو کچھ ہے اسی مرد قلندر کی بافیض صحبت کا نتیجہ ہے اس بات کا اظہار نہ کروں تو ایک طرح سے ناشکری ہوگی کہ اس فن میں ، حدائق بخشش، ذوق نعت اور حضور امین شریعت ہی

میرے لئے استاذ کا مقام رکھتے ہیں۔ نثری میدان میں فقیر کا اشہب قلم کبھی مضمون نگاری کبھی خطوط و مراسلہ اور کبھی اداریہ نویسی کی صورت میں ادبیات ورضویات کی نئ جہتیں تلاش کرنے میں دم بدم مصروف رہتا ہے مگر نظم کے حوالے سے اپنے خیالات کو کتابی شکل میں لانے کا یہ پہلا تجربہ ہے۔ اس تجربے میں میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں یہ فیصلہ ارباب علم ودانش کریں گے۔ پھر بھی مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ ان اکابرین ملت و اساطین امت کے فیوض و برکات کے طفیل اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے عرس صد سالہ کی مناسبت سے سو کلاموں کا مجموعہ بنام ''اے عشق ترے صدقے'' منصۂ شہود پر لانے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ میں اس حوالے سے خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہوں کہ میں نے ایک بڑا معرکہ سر کرلیا ہے حقیقت یہی ہے کہ اس میدان نعت کا میں خود کو مبتدی ہی سمجھتا ہوں۔ میری یہ کاوش اگر فن شعر وادب کے معیار کا مکمل احاطہ نہیں کر رہی ہو پھر بھی مجھے غم نہیں۔ بس خوشی اس بات پر ہے کہ میری زندگی کے یہ قیمتی لمحات مدحت نگاری کے لئے وقف تو ہو گئے۔ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اسی ادا کو قبول درگاہ فرما لیا تو میری بخشش کا یہی سامان بن سکتا ہے۔

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے تحت فقیر مشکور وممنون ہے شہزادۂ امین شریعت حضرت علامہ سلمان میاں صاحب قبلہ مدظلہ النورانی، تاجدار فصاحت و بلاغت محقق رضویات حضرت مولانا غلام مصطفیٰ ڈاکٹر نجم القادری صاحب اور شاعر خوش فکر مخزن علم و ادب حضرت علامہ سلمان رضا فریدی صدیقی مصباحی کا جنہوں نے اپنے دعائیہ کلمات سے نواز کر مجموعۂ کلام کے حسن میں چار چاند لگا دیا، ساتھ ہی ساتھ ماہر شعر وسخن حضرت مولانا محبوب گوہر اسلام پوری صاحب قبلہ کا، جنہوں نے اپنا قیمتی وقت ہمیں دیکر مجموعۂ کلام پر اپنا وقیع مقدمہ تحریر فرمایا اور مجموعہ کے حسن و جمال کو قابل دید بنا دیا۔ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ادیب شہیر علامہ نعمان اختر فائق الجمالی صاحب نوادہ کا بھی شکر گذار ہوں

کہ انہوں نے اس کتاب پر تقریظ لکھ کر اس کی جامعیت کو اعتبار و وقار بخشا۔

رب قدیر کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ ان مذکورہ حضرات کو سلامت باکرامت رکھے اور قوم و ملت کو ان کی ادبی و شعری فیوض و برکات سے مستفیض و مستنیر ہونے کی توفیق بخشے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

❁ ❁ ❁

دعائیہ کلمات

پیر طریقت نبیرۂ اعلیٰ حضرت واستاذ زمن شہزادۂ امین شریعت
حضرت علامہ الشاہ **مفتی محمد سلمان رضا خان قادری** مدظلہ العالی
سجادہ نشین خانقاہ امین شریعت بریلی شریف

آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح گوئی سعادت ونصیب کی بات ہے۔ بغیر عشق ومحبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعت کے تقاضوں کی بجا آوری ممکن نہیں۔ جن لوگوں نے شریعت کا پاس ولحاظ رکھا اور محبت وعشق میں ڈوب کر نعتیں کہیں ان کے اشعار نے تطہیر قلب ونگاہ کا فریضہ انجام دیا۔

امام اہلسنت اعلی حضرت کی نعتیں حزم واحتیاط کا آئینہ اور اسلاف کے اسلوب نعت کا عکس جمیل ہیں، جس کی پیروی ورہبری میں نعت گوئی باعث سکون وطمانیت ہے۔
اعلی حضرت نے اپنے کلام کی محتاط روش سے متعلق خود ارشاد فرمایا:

رہبر کی رہ نعت میں گر حاجت ہو
نقش قدم حضرت حساں بس ہے
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

عزیز گرامی مولانا محمد اشرف رضا قادری (مدیر اعلی سہ ماہی امین شریعت) نثر و نظم میں خاصا ذوق وانہماک رکھتے ہیں۔ پیش نظر مجموعہ ''اے عشق ترے صدقے'' اسی کا اظہار ہے۔ انھیں اعلی حضرت واستاذ زمن کے نعتیہ کلام سے خاص شغف ہے۔ اسی ذوق و شوق نے ان کی مدح گوئی کے شعور کی تشکیل کی۔ سو کلاموں پر مشتمل پیش نظر مجموعہ صد سالہ عرس اعلی حضرت کی مناسبت سے منصۂ شہود پر آرہا ہے۔ عزیز موصوف کی یہ کاوش لائق قدر وستائش ہے۔

اللہ تعالی موصوف کی مدحت کے ان گلدستوں کو قبولیت سے سرفراز فرمائے اور انھیں شرعی پاسداری کے ساتھ نعت ومنقبت کہنے کا ذوق وافر عطا کرے۔ ان کے علم وعمل میں خوب برکتیں نازل ہوں اور فروغ مسلک اعلی حضرت کے لئے ان کا قلم روز افزوں نئی منزل کی طرف بڑھتا رہے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم

کلماتِ تہنیت

پیر طریقت، غیاث ملت، شیر کالپی حضرت علامہ الشاہ
سید محمد غیاث الدین ترمذی
سجادہ نشین خانقاہ محمدیہ کالپی شریف

مصطفٰی جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت وثنا گوئی باعث ثواب بھی ہے اور وجہ نجات بھی ہے۔ بلکہ یہ اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنے کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ خوش بخت ہیں وہ ثنا گویان کوچہ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں اس کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ پیش نظر مجموعۂ کلام بنام ''اے عشق ترے صدقے'' مولانا اشرف رضا قادری زیدہ مجدہ کی فکری کاوشوں کا منتخب اور نایاب گلدستہ ہے۔ مولانا موصوف اشاعت نعت وفروغ رضویات میں ان دنوں خوب خوب سرگرم نظر آرہے ہیں۔ دراصل یہ تحریک انہیں حضور امین شریعت مفتی سبطین رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کی قربت ونسبت سے ملی ہے۔ ان کی طرف سے پے در پے کئی کتابیں نظم ونثر میں منظر عام پہ آئی ہیں۔ یہ اس بات کا اشاریہ ہے کہ مولانا اشرف رضا قادری متحرک، ہنر مند، صاحب عزم اور فعال انسان ہیں۔ زندگی میں کچھ کر گذرنے کا جذبہ وحوصلہ رکھتے ہیں۔ پروردگار عالم ان کے جذبۂ اخلاص کو توانائی بخشے اور اس مجموعہ نعت کو شہرت دوام عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

کلماتِ تبریک

شاعر خوش فکر مخزن علم وادب حضرت علامہ ومولانا
محمد سلمان رضا فریدی صدیقی
مصباحی بارہ بنکوی نوری مسجد، مسقط عمان

اے عشق ترے صدقے مخلص وذی وقار عالم دین، مولانا محمد اشرف رضا اشرفؔ کے سو کلاموں کا یہ مجموعہ زیر مطالعہ آیا، ماشاء اللہ شعر وسخن کے میدان میں یہ ایک اچھی کوشش ہے۔ لفظوں کا انتخاب ایسا کہ آسانی کے ساتھ ذہن وفکر میں مفہوم اتر جائے، اور مفہوم کے ساتھ حقائق کا تعلق ایسا، جس سے ایمان وعقیدے میں بالیدگی پیدا ہو، بہت سے اشعار ایسے پائے جو تخیل کی انفرادیت اور برجستگی میں قابل صد تحسین ہیں۔

فن کے معاملے میں مقابلہ کسی اور سے نہیں، بلکہ خود سے ہونا چاہئے، تازہ کاوشیں اگر پچھلی سے بہتر نہیں تو یہ جمود کی علامت ہے کہ اب مزید ترقی وکمال کی گنجائش کم ہے، لیکن ہر آنے والی نگارش اگر پچھلی سے بہتر ہے تو ایک نہ ایک دن بلندی نصیب ہوگی اور کامیابی قدم چومے گی۔ شاعر موصوف زاد اللہ شرفا کے ساتھ پچھلے کچھ سالوں سے میری شناسائی ہے وقتاً فوقتاً وہ اپنی نگارشات مجھے ارسال کرتے رہتے ہیں، ان کا ذوق سخن، جذبات کا والہانہ پن، اور بزرگوں کے ساتھ سچا عشق دیکھ کر یہ کہہ سکتا ہوں کہ پہلے کے مقابلے، اب

ان کی شاعری میں بہتری آتی جا رہی ہے، خامہ وفکر وزباں ترقی پذیر ہیں، تخیل نکھر رہا ہے فکر سنور رہی ہے، ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی رسالے کی ایڈیٹری یا کسی کتاب کی تصنیف و تالیف کے بعد اپنے آپ کو کامیاب سمجھ کر، فکری سفر میں رکاوٹ آجاتی ہے جس سے عروج کے مزید دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ مولانا موصوف، سہ ماہی رسالہ ''امین شریعت'' کے ایڈیٹر ہیں کئی رسائل وکتب پر کام کر چکے ہیں مزید تیاریاں چل رہی ہیں، بہت سی دینی و دنیاوی ذمے داریاں ہیں، مگر ان سب کے باوجود فکری ترقی کا سفر جاری ہے۔ وہ مشوروں کو قبول کرتے ہیں خوب سے خوب تر کی جستجو میں لگے رہتے ہیں کچھ کر ڈالنے کی امنگ، اور مشکلوں سے نہ گھبرانے کا حوصلہ ہے، دوسروں کو پڑھتے اور سراہتے ہیں، اِن اوصاف کے باعث مجھے یقین ہے کہ یہ مجموعہ آئندہ کئی مجموعوں کا پیش خیمہ ثابت ہوگا، عوام اور اہل فن میں ان کی قدر ومنزلت بڑھتی جائے گی۔

دعا ہے کہ ان کا ہر کام دین وسنیت کے لئے نفع بخش ہو، نظم ونثر دونوں میں مقبول اور مؤثر تحریریں وجود میں آتی رہیں، مقاصد وعزائم حسنہ پورے ہوں۔

ذوقِ تعمیر سخن، روز افزوں ہو تیرا
مہر آفاقِ ادب، جذب و جنوں ہو تیرا
جس پہ شیدا ہوں سبھی اہل سنن اے اشرف
حُسن، کردار و کمالات میں یوں ہو تیرا

سلمان رضا فریدی صدیقی

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اے عشق ترے صدقے

محقق رضویات

حضرت مولانا غلام مصطفٰے نجم القادری صاحب (پٹنہ)

کچھ گانا کچھ گنگنانا انسان کی فطرت ہے۔قوت تخیل میں پرواز چاہے ہو یا نہ ہو مگر انسان لَے سے محبت ضرور کرتا ہے۔تجربات شاہد ہیں کہ ہل بیل چلانے والے بھی ذہنی ماندگی سے بچنے کے لیے اپنی دیہاتی زبان میں بیل کے پیچھے پیچھے بھی کچھ گاتے اور گنگناتے ہیں۔ڈرائیور اپنی سیٹ پر بیٹھے بیٹھے سُر میں سُر ملاتا ہے۔ بھاری بوجھ کھینچتے وقت مزدور آپسی زور بڑھانے کے لیے کچھ مخصوص بولی بولتے ہیں یا موڈ اگر فریش نہ ہو تو کیسٹ ہی چالو کر لیتے ہیں۔ پتہ چلا نغمگی انسان کے درون میں کہیں نہ کہیں مستور ضرور ہے۔اب اگر انہی جذبات نہانی کو علم کا نور اور شعور کا بانکپن مل جائے تو شاعری بن کر لہرانے لگتے ہیں۔ اب اگر شاعری کا رخ مجازی محبوب کی طرف ہو جائے تو غزل ہے، گیت ہے۔اور اگر حقیقی محبوب کی طرف ہو جائے تو حمد ہے،نعت ہے،منقبت ہے۔

یہ بھی ایک برملا حقیقت ہے کہ حمد،نعت،منقبت ان تینوں سے کوئی ایک لفظ بھی اگر مشاہدہ نظر سے گزرے یا پردۂ سماعت سے ٹکرائے تو فوراً ایک نام تخیل کے افق پر آ جاتا

ہے۔ یہ وہی نام ہے جس نے حمد کو اس کا مقام، نعت کو اس کی منزل، اور منقبت کو اس کی بزم کا صحیح پتہ بتایا تھا۔ وہ نام ہے اعلی حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی کا، جو شعر و سخن کی دنیا میں حضرت رضا بریلوی سے معروف و متعارف ہیں۔ کس شان کی شاعری ہے آپ کی کہ آدمی مطالعہ کرتے کرتے یا محفلوں میں پڑھتے پڑھتے خود بھی شاعری کرنے لگتا ہے۔ اور پھر ایک دن ایسا آتا ہے کہ صاحب دیوان شاعر ہو جاتا ہے۔ کئ نعت گو شعرا میری نظر میں ہیں جنہیں بلا تامل یہ اعتراف ہے کہ اعلی حضرت کا کلام پڑھتے پڑھتے انہیں نعتیہ کلام کہنا آ گیا۔ یہاں پر ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ آج جہاں جہاں نعتیہ شاعری ہو رہی ہے اس کے باطنی دھاروں میں امام احمد رضا کی فکر، ان کا نغمۂ عشق، ان کی واردات قلبی اپنا کام کر رہی ہے۔ تبھی تو بطور تحدیث نعمت وہ خود کہتے ہیں

گونج گونج اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستاں

حضرت مولانا اشرف رضا سبطینی کی مشق سخن سے دلچسپی کا نمونہ کبھی کبھی واٹس ایپ یا ٹیلگرام پر دیکھنے کو ملتا تھا۔ میری حیرت و مسرت کی انتہا نہ رہی جب میرے فرزند اعز مولانا طارق رضا نجمی نے جب یہ بتایا کہ ان کی سو نعتوں کا مجموعہ چھپنے جا رہا ہے اور پھر نمونے کے طور پر چار کلام انہوں نے واٹس ایپ کے ذریعے بھیجا۔ کہتے ہیں پورے دیگ کی خیر خیریت جاننے کے لیے ایک چاول کافی ہے۔ یہ تو چار کلام ہے اور وہ بھی جس کا ہر کلام دس شعر سے زیادہ کو محیط۔ ہم انہیں منتخب کلام سے منتخب دو چار اشعار کی روشنی میں ان کے کلام کے محاسن و مکارم کا نہایت مختصر جائزہ نذر ناظرین کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

نعتیہ شاعری میں شہر محبت مدینہ منورہ بھی خاص عنوانی موضوع سخن ہے۔ یہ حضرت رضا بریلوی کی اس تحریک عشق رسالت کا حصہ ہے کہ لوگوں کے قلب و ذہن کو شہر محبوب سے جوڑ کے رکھا جائے تا کہ محبت کا کوئی گوشہ تشنہ نہ رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر نعت گو شاعر مدینہ منورہ کو اپنے اشعار میں ضرور باندھنے کی کوشش کرتا ہے۔ جناب اشرف سبطینی بھی اس

خیال آفاقی میں کسی سے کم نہیں۔ دیکھئے فضائے مدینہ پر ان کے تخیل کی تقدیسی پرواز:

مسرتوں کی ہے چھائی گھٹا مدینے میں
ہے باغ خلد کے جیسی فضا مدینے میں
خدا کرے کہ مدینے میں ہم پہنچ جائیں
نہ اس کے بعد ہو کوئی پتہ مدینے میں

مدینہ پہنچنے کی تمنا تو ہر دل مومن، قلب صالح کی تمنا ہے۔ مگر مدینہ پہنچ کر وہاں کی ہواؤں فضاؤں میں ایسا تحلیل ہو جانا کہ کوئی پتہ ہی نہ ملے یہ جناب اشرف سبطینی کے تخیل کا کمال ہے۔

آقائے دو جہاں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے ساتھ محبت ہی جان ایمان ہے اور وہی روح روح ہے جس میں حضور کی یاد رہے۔ وہی زبان زبان ہے جو حضور کی محبت میں تر رہے۔ وہی دل دل ہے جس کی دھڑکن میں حضور کی ثنا اور دنیا کے خوش نصیبوں میں وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے جس کا مطمح حیات صرف اور صرف حضور کی ذات وصفات ہو۔ اس تناظر میں دیکھئے جناب اشرف سبطینی کا یہ انداز:

نصیبہ اس کا ہے دارین میں بلندی پر
جسے بھی سچی محبت حضور آپ سے ہے

تقاضائے محبت میں ایک اہم تقاضہ یہ ہے کہ محبوب کے محبوب سے محبت کی جائے اور محبوب کے دشمنوں سے دشمنی۔ حضرت مجدد الف ثانی نے تو فیصلہ ہی فرما دیا کہ:

تولا بے تبرا نیست ممکن

یعنی محبوب کے دشمنوں سے دشمنی کے بغیر محبت کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ جناب اشرف سبطینی بھی بڑی سبک روی سے اس پیشکش سے گزرے ہیں۔ کہتے ہیں

وہ عتبہ، شیبہ کے ہمراہ حشر میں ہوگا

جسے جسے بھی عداوت حضور آپ سے ہے

میں حضرت اشرف سبطینی کو ان کی کامیاب شاعری پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالی قبول عام کی دولت سے ان کے کلام کو نوازے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

❁ ❁ ❁

نعتیہ شاعری کے لوازمات میں حضرتِ اشرف سبطینی کا شعور سخن

شہزادۂ وقار ملت، خلیفۂ حضور امین شریعت حضرت
مولانا نعمان اختر فائق الجمالی صاحب قبلہ

محب گرامی حضرت مولانا اشرف رضا قادری اس وقت جماعت اہل سنت کی نئی نسلوں میں مسلک اعلی حضرت کے متحرک و فعال شخصیتوں میں اپنی جنوں خیز تحریکات قلمی نگارشات نیز ادبی احساسات کی بنیاد پر ''جان'' سے ''جان جاں'' ہوتے جارہے ہیں، اگر حوصلوں کا طوفان عشق اسی طور قائم رہا تو بہت جلد ''جان جاناں'' کی موج نسیم ان کے گلے کا ہار بن جائے گی،،،، اس وقت ان کی نعتیہ شاعری کا مسودہ ''اے عشق ترے صدقے'' زیر نظر ہے جس پر فقیر راقم الحروف اپنی بے بضاعتی کے حرف اعتراف کے باوجود اپنی معلومات کی حد تک خامہ فرسائی کی ہمت مستانہ کررہا ہے کہ خیال خاطر احباب بھی باقی رہے نیز بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شرف حضوری بھی دستیاب ہوجائے،، چودہ سو صدی کا زمانہ بیت گیا، تاہم عہد رسول سے آج تک اس ''عالم تغیر پذیر'' میں شخصیتیں بدلتی رہیں، اذھان وافکار بدلتے رہے، زبان و بیان اسلوب تعبیر اور طرز معانی و مفاہیم بدلتی

رہیں مگر آقا جان رحمت سے دیوانوں کی دیوانگی کا منظوم اور منثور نقش ''نقش کالحجر'' ہی رہا ہے اور تادم صبح قیامت عقیدت و محبت کا یہ ''مرغ اصیل'' بانگ دیتا ہی رہے گا۔اس میں کہیں سے شک کی گنجائش نہیں ہے کہ فن نعت گوئی ایک مشکل ترین فن ہے اس امر واقعہ کا اقرار و اعتراف ہر ایک صاحب زبان و بیان نے کیا ہے کہ تاہم اس سنگلاخ راہ کے صحرانوردوں کا شوق و عشق ہزار'' آبلہ پائی'' کی صعوبتوں کو'' سامان لذت'' جان اور مان کر ہمیشہ سے اضافہ در اضافہ کا سبب بنتا ہی جارہا ہے اس کی اہم وجہ یہ بھی ہے کہ اصحاب ایمان اور نعت گویان کی خمیر اسی سوچ سے تیار ہوتی ہے کہ

عشق کی منزل ہے وہ عشق کا حاصل ہے وہ
حلقہ آفاق میں گرمیٔ محفل ہے وہ

اس مشکل ترین فن کو شعری زمین پہ اتارنے نیز آراستہ پیراستہ کرنے کی خاطر علم وادب کے ماہرین و حاذقین نے کافی غور وخوض کے بعد کچھ شرطیں تجویز کی ہیں میں مناسب ہی نہیں بلکہ انسب سمجھتا ہوں کہ اس نوعیت سے ایک سرسری جائزہ لینے کے بعد حضرت علامہ اشرف کی شاعری کو ان کی روشنی میں دیکھنے اور سمجھنے کی سعادت حاصل کی جائے تاکہ قارئین حضرات کو ایک ''شاعر نعت'' کی جگر کاوی اور خاراتراشی کو بہتر سے بہتر طریقے سے سمجھنے میں آسانیاں دستیاب ہوجائیں۔

پہلی شرط: سرکار دوعالم حضور محمد عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظمت و رفعت کے تعلق سے آیات قرآنیہ نیز احادیث کریمہ کی روشنی میں صحیح عرفان حاصل کرنا کہ اس کے بعد ہی انسان اس دشوار ترین گھاٹی کو بہتر طور پہ عبور کرسکتا ہے۔

عرفی مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحرا است
آہستہ کہ رہ بردم تیغ است قدم را

دوسری شرط: ''عشق و یقین'' اگر یہ نہ ہو تو فن نعت گوئی کا دعوی نامکمل بلکہ سرے

سے ہی غلط ہوگا ہے بلفظ دگر یہ کہ سکتے ہیں کہ ''عشق ویقین'' نعت گوئی کے لئے ''جوھر اصلی'' کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ وہ ''عطائے خاص'' ہے جس میں کسب سے زیادہ فضل الٰہی اور کرم رسالت پناہی کا انعام شامل ہوتا ہے۔

تیسری شرط: ''ادب واحترام'' ہے جب بھی مصطفی جان رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ کی بارگاہ عز وجاہ میں خراج عقیدت پیش کئے جائیں تو ادب واحترام کے لوازمات کی تمام تر رعنائیوں کو حتی المقدور پیش کیا جائے کہ چشمہائے ادب واحترام کی تھوڑی سی لغزش بھی جرم وفا کا مرتکب بنا دیتی ہے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

چوتھی شرط: ''لفظوں کو برتنے کا ہنر'' جذبات واحساسات مشاہدات وتجربات تعریف وتوصیف عشق ویقین احترام وادب اور خلوص وعقیدت کے اظہار کا ذریعہ الفاظ ہی ہوتے ہیں لہذا اس کا معیار جس قدر بلند ہوگا اسی مناسبت سے معنویت وتاثیر گہرائی وگیرائی اور دلکشی ودلپذیری کے جلوے طشت از بام ہوتے ہیں کیونکہ مقام مصطفوی کے آداب و احترام کے تعلق سے ہر وقت ہمہ دم ایک مقام پر زبان خامشی اس طرح گویا ہوتی ہے۔

لکھوں کیا وصف شاہ انس و جاں کے
زباں اللہ کی لاؤں کہاں سے

مذکورہ شرائط اربعہ میں شرط اول کی پاسداری کرنے والے ذوی الاحترام نعت گویان نے اپنی فکروں کو جن مفاہیم شرعیہ معانی قرآن اور مطالب احادیث سے منور ومجلی کیا ہے اس کی اجمالی تصاویر سرسری طور پہ ملاحظہ کرلیں تاکہ شاعر موصوف کی پاکیزہ کوشش کو سمجھ کر سراہنے کا لطف دوبالا بھی ہو اور اگر کہیں سے ''تسامحات'' نے کوئی جگہ بنالی ہو تو اس پہ مطلع ہو کر مطلع کرنے کا مزہ بھی آجائے۔

سرور کائنات محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1: سبب تخلیق کائنات ہیں

2: شفیع ہر عاصیاں ہیں

3: نوشہ لیلہ المعراج والاسراء ہیں

4: نور من نور اللہ ہیں

5: صاحب علم غیب وراز دار کن فیکون ہیں

6: خیر الانام ہیں بے نظیر بے مثیل ہیں

7: مظہر ذات خداوندی اور جمال الٰہی کا عکس جمیل ہیں

ان عناوین کے علاوہ شوق لقاء تمنائے زیارت گنبد خضری کا حسن و جمال روضہ اقدس کی سنہری جالیوں سے اظہار عقیدت سنگ درجاناں اور ذرات کوئے یار سے وابستگی سورج کی رجعت اعجاز شق القمر اخلاق عالیہ واوصاف حمیدہ کا بیان معجزات وخوارق عادات محاسن ذاتی وصفاتی ودگر کمالات وفضائل کا تذکرہ، وغیرھا، تاہم،، بشمول ان اوصاف بیانی کے ''حیرت بالائے حیرت'' ہوشمندی کا یہی مضمون حق پیش کرتی ہے۔ مصطفیٰ جان رحمت تاریخ انسانی کی وہ ''ضخیم کتاب'' ہے کہ مادحین وقارئین مفکرین ومؤرخین جس کو آج تک ختم نہ کر سکے بلکہ دیباچہ کتاب مصطفوی کی پہلی ہی سطر کی شرح وتوضیح میں ان کی عمریں گذر گئیں ''بلفظ دگر ڈور کو سلجھا رہے ہیں اور سرا ملتا نہیں''

آخر رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا مولی کہوں تجھے

آمدم برسر مطلب کا ''سفر سخن'' مذکورہ بالا کچھ بنیادی اور ضروری باتوں کی روشنی میں آسان سے آسان تر ہونے کو ہے اس لئے اب بلا تاخیر قارئین کے مذاق سخن کو ''دوآتشہ'' کرنے کے لئے صاحب کتاب شاعر حضرت اشرف کی طراوش ادب سے کچھ

جام اٹھالئے جائیں:

تاریک راستہ ہے دیا ساتھ لے کے چل
یاد در رسول خدا ساتھ لے کے چل
زائر بنوں گا میں بھی دیار حبیب کا
مجھ کو بھی دوش پر اے ہوا ساتھ لے کے چل

****

خدائے پاک نے مختار کل بنایا ہے
رسول پاک کو مختار دوجہاں لکھئے

****

مصطفٰے کے گیسوئے اطہر کی آجاتی ہے یاد
جب کبھی واللیل کی آیت پڑھا کرتے ہیں ہم

****

دیا ہے درس مساوات آپ نے سب کو
جہاں میں امن و شرافت حضور آپ سے ہے

****

خون سے سینچا ہے اصحاب پیمبر نے اسے
ورنہ کب کا خشک ہو جاتا اخوت کا چمن

****

فکر انسانی کا ہر اک زاویہ روشن ہوا
آپ آئے تو خرد کا دائرہ روشن ہوا

یا رسول اللہ انظر حالنا کہنے کے بعد
ظلمت شب میں کرم کا قمقمہ روشن ہوا

****

کونین کی تخلیق ہوئی نور خدا سے
تابندہ یہ عالم ہے رخ شمس وضحیٰ سے
دروازۂ افکار ذرا کھول کے رکھئے
بیماریاں مرتی ہیں مدینے کی ہوا سے

****

حضرت جبریل اپنا پَر عطا کر دیں اگر
خوب تر میں بھی لکھوں وصفِ نبی نعتِ نبی

****

قارئین وناظرین بطور ''مشتے نمونہ از خروارے'' مذکورہ اشعار اور اندرون صفحات پھیلے ہوئے جواہر پاروں سے اندازہ لگانے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی کہ شاعر کے اندرون کا مکین ایک ایسا ''نعت گو'' انسان ہے جس کے پاس جذب وشوق سرمستی وسرشاری بے چینی و اضطرابی کیف وسرور سوز وتڑپ کے ساتھ ساتھ دربار نبوی میں فغان امت شکوۂ زمانہ اور زوال امت کی فریاد بھی ہے اسباب بھی ہیں اور اس کا علاج بھی بہم ہے وہیں زبان و بیان میں شستہ پن اور سادگی سے جہاں سہل ممتنع کا حسن ہویدا ہے وہیں تراکیب الفاظ کی دلکشی اور مضمون بندی میں معنویت ان کے کمال ہنر مندی کی غمازی بھی کر رہی ہے۔ان کی زیر نظر کتاب ''اے عشق ترے صدقے'' میں نعتیہ شاعری کے ساتھ ساتھ فضائل اہل بیت اطہار ومناقب اولیاء کرام خصوصیت کے ساتھ سرکاران بریلی شریف میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کا والہانہ پن قابل دید ہوتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ ان کی فکروں کو''

فضائے نعت'' میں پرواز کا یہ ہنر سوداگران کی زمین عشق و تحقیق نے ہی بخشی ہے اور فیوض و برکات کی ''سلسبیل'' مرشد برحق امین شریعت مظہر مفتئ اعظم ہند حضرت علامہ سبطین رضا خان علیہ الرحمہ کی نگہ بافیض کے بہتے ہوئے پاک پانی سے انہیں حاصل ہوئی ہے۔ ذرا اس جلوہ سامانی کو بھی فردوس نظر کیجئے:

چاروں طرف یزید کا لشکر ہے تاک میں
عزم شہید کرب و بلا ساتھ لے کے چل

****

جو اہل بیت نبوت کی قدر کرتا ہو
اسی کو آپ زمانے میں قدر داں لکھئے
ٹپکنے لگتے ہیں کاغذ پہ درد کے آنسو
یقیں نہ آئے تو کربل کی داستاں لکھئے

****

غوث و خواجہ اعلی حضرت سے جنھیں تکلیف ہے
ایسے لوگوں سے نہ ہرگز رابطہ رکھتے ہیں ہم

****

حضور مفتی اعظم کے گھر چلو اشرف
وہ سارے رنج و الم کا علاج رکھتے ہیں

****

مل گئی اشرف کو استاذ زمن کی کچھ دعا
لگ رہا ہے یہ بھی اب اہل ہنر ہو جائے گا

****

المختصر..... ان کے طراوش فکر میں جدت طبع کی شوخی ،ندرت سخن کی دلآویزی، جودت فکر خوش نمائی ادبی ذوق ولگن کا تیور، جذبات دروں کی سرمستی، خلوص ومحبت کا آبشار، تشبیہات واستعارات کی دوشیزگی اور تلمیحات وکنایات کے اشاریئے نے ان کے اشعار میں جذب وتاثیر کی فضا قائم کردیئے ہیں، تاہم کمیوں کی گنجائش اوراس کی تلاش وجستجو اور پھراس کے ازالے کی کوشش دم ہمہ دم کامیابیوں کے نئے نئے دروازے کھولتی رہتی ہے اس لئے شاعر موصوف کو ہر موڑ پہ میرا یہ مشورۂ سخن ہوگا کہ ہر دن ایک نئی تلاش کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں کہ ایک خوش آئند مستقبل آپ کا انتظار کررہا ہے۔

سربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیض الباری
وسجادہ نشیں خانقاہ جمالیہ رضویہ برکاتیہ قادریہ نوادہ بہار

تقدیم

ادیب شہیر

حضرت مولانا محبوب گوہر اسلام پوری (بہار)

نعت گوئی ایک تقدس مآب اور منفرد المثال فن ہے۔ سخنوران نعت نے جس خوش اسلوبی کے ساتھ اس فن سے اپنی وابستگی کا اظہار کیا ہے وہ شعروادب کی تاریخ کا حیرت انگیز باب ہے۔ اسلام کے اولین شعرا میں حضرت حسان بن ثابت، کعب بن زہیر، عبداللہ بن رواحہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا نام نمایاں طور پر تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہے۔ ناقدین زبان وادب اور اصحاب شعروسخن نے نعت گوئی کے فن کو پل صراط کے سفر کی مانند قرار دیا ہے۔ نعت گوشاعر کا کمال یہ ہے کہ اس راہ میں تمام افراط وتفریط سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے اپنا سلسلۂ سخن جاری رکھے اور نعت گوئی کے آداب کو پیش نگاہ رکھتے ہوئے فریضۂ محبت کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ اس میدان میں تھوڑی سی بھی لغزش اور بے احتیاطی ایمان وعقیدہ کی لہلہاتی ہوئی فصل کو تباہ کرسکتی ہے۔ اس لئے نعت گوشاعر کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ قدم قدم پہ احتیاطی پہلوؤں کو پیش نگاہ رکھ کر ہی اس پرخار وادی میں قدم رکھے تاکہ اس کا دین وایمان بھی سلامت رہے۔ بارگاہ رب ذوالجلال سے

خصوصی انعام بھی حاصل ہو اور **"الھم ایدہ بروح القدس"** کے ذریعہ سے شعر و ادب کا فیضان بھی ملتا رہے۔

تاریخ نعت کے مطالعاتی میز پر نگاہ ڈالنے کے بعد جن آفاقی شخصیات کے اسمائے گرامی قلب و نگاہ کو کیف و سرور کی لذت سے آشنا کرتے ہیں ان میں امام اعظم ابوحنیفہ، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی، بابا فرید گنج شکر، خواجہ نظام الدین اولیا، امام بوصیری، مولانا روم، شیخ سعدی، مولانا جامی، امیر خسرو وغیرھم کی شعری کاوشات اور مدحیہ نگارشات بھی آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ اردو زبان کے حوالے سے نعتیہ ادب کو نئی جہتیں دینے والوں کی فہرست بھی بڑی طویل ہے۔ ان میں خصوصا ڈاکٹر اقبال، امیر مینائی، حسن بریلوی، صائم چشتی، بیدم وارثی، مفتیٔ اعظم ہند بریلوی، محدث اعظم ہند کچھوچھوی، حفیظ جالندھری، آسی غازی پوری وغیرہم کی زریں خدمات بھی سونے کے قلم سے لکھنے کے قابل ہیں۔ برصغیر میں نعتیہ ادب کی ترویج و اشاعت میں جس ذات عالی مرتبت کا نام سنہرے حروف سے لکھا جاتا ہے وہ مجدد اعظم اعلی حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی ہیں۔

امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ کی ذات عشق و عرفان، علم و عمل، خلوص وللّٰہیت کا سرچشمہ ہے۔ ملی مفادات اور دینی تحفظات کے حوالے سے آپ کی خدمات کا دائرہ وسیع تر پیمانے پر پھیلا ہوا ہے۔ آپ کی زندگی علم، عمل اور عشق سے عبارت تھی۔ اسلامیان ہند کے قلوب میں آپ نے عشق رسول کا صور پھونک کر ان کی نبضوں میں عشق محمدی کی حرارت پیدا کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ آپ عشق و عرفان کی ایک کھلی ہوئی کتاب تھے۔ ملت اسلامیہ کی دکھتی ہوئی رگوں پر ہاتھ رکھ کر آپ نے زندگی کی لہر عطا کر دی۔ زندگی کے ہر میدان میں آپ نے فتح و نصرت کے جھنڈے نصب کئے۔ ایک سو سے زائد علوم و فنون کی شاخوں پر آپ نے رنگ برنگ کے لالہ و گل کھلائے۔ آج نعتیہ شاعری کے تعلق سے جتنی سرگرمیاں دیکھنے کو مل رہی ہیں ان میں آپ کا قائدانہ کردار سورج کی روشنی کی طرح جگمگ

جگمگ کرتا ہوا نظر آرہا ہے۔آپ کا نعتیہ دیوان ''حدائق بخشش'' دنیا بھر کے محبان رسول کے لئے روحانی غذا کا کام کررہا ہے۔آپ کے لکھے ہوئے قصیدۂ معراجیہ کو شہرت دوام حاصل ہے بلکہ اہل دین ودانش نے اسے اردو زبان کا قصیدہ بردہ کہا ہے۔آپ کا لکھا ہوا سلام ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' پوری دنیائے اسلام میں عشق وعقیدت کے خزانے بھی تقسیم کررہا ہے اور گونج گونج اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستاں کی منظر کشی بھی پیش کررہا ہے۔اعلی حضرت نے تحفظ ناموس رسالت کے لئے اپنی متاع حیات نچھاور کردی تھی یہی وجہ ہے کہ آپ کے لئے بھی ''کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے'' کا جلوہ پوری دنیا کی نگاہوں کے سامنے ہے۔اعلی حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی نے فکرونظر کے آنگن میں عشق مصطفوی کی جوئے شاخیں لگائی ہیں ان کی خوشبوؤں سے اہل ایمان کی روحیں مہک اٹھی ہیں۔عہد رضا سے لے کر اب تک نعتوں کی جتنی کلیاں تبسم ریز ہوئیں ان میں افکار رضا کی جلوہ ریزی سے انکار کی گنجائش نہیں۔اردو کے بیشتر نعت گویان کوچۂ مصطفیٰ کے افکار وخیالات میں افکار رضا واشعار رضا کی تابانی موجود ہے۔سخن کی ہر کشت ویراں کو فکر رضا کے بادل نے لالہ زار بنادیا ہے۔یہی سبب ہے کہ آج ہر زبان پہ رضا رضا کا مسحور کن ترانہ موجود ہے۔محفل محفل نغمات رضا سے گونج رہی ہے۔اپنے تو اپنے آج فکر رضا سے اختلاف رکھنے والے ناقدین زبان وادب بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ:

رضا کی طرز سخن کا کوئی جواب نہیں

امام احمد رضا کا پورا خاندان عشق رسول سے لبریز ہے۔عشق وعرفان،علم وعمل، شعور وآگہی،فکروفن،فہم وفراست،اخلاق وکردار،حق گوئی،دیانت داری،درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور شعروسخن کی دولت سے مالا مال ہے۔اعلی حضرت کے شہزادۂ اکبر، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان علیہ الرحمہ بھی علمی دنیا میں محتاج تعارف نہیں ہیں۔آپ بڑے ذی استعداد مفکرو مدبر،صاحب عزم قائد اور مضبوط قوت ارادی کے مالک ہونے کے ساتھ

ساتھ اخلاق وآداب، زہد وتقوی، تصنیف وتالیف، فقہ وافتا اور تہذیب وشرافت میں امام احمد رضا کے سچے جانشین ومظہر تھے۔آپ کا مجموعہ کلام "تحائف بخشش" اور "ذریعۂ التجا" مختصر ہونے کے باوجود شعری جمالیات کا حسین مرقع ہے۔جس میں شعروادب کی تمام رعنائیاں موجود ہیں۔اعلی حضرت کے چھوٹے شہزادے، صاحب عزم واستقامت، قطب عالم، آقائے نعمت سیدنا حضور مفتیٔ اعظم ہند کی ذات ستودہ صفات کا کیا کہنا۔ان کی عظمت وبلندی، اصابت فکری اور شریعت کی پاسداری جگ ظاہر ہے۔ان کی شخصیت کے عرفان اور ذات کی تفہیم کے لئے ان کے جانشین حضور تاج الشریعہ کا یہ شعر کافی ہے کہ:

متقی بن کر دکھائے اس زمانے میں کوئی
ایک میرے مفتیٔ اعظم کا تقوی چھوڑ کر

بات خاندان رضا کی چل رہی ہے تو مناسب ہے کہ شہنشاہ سخن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں بریلوی کا ذکر بھی کر دوں۔استاذ زمن ایک قادر الکلام شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ بلند فکر مفکر، زبردست محقق، زہرا نگار ادیب اور منفرد المثال سیرت نگار بھی تھے۔ صنف شاعری کے حوالے سے استاذ زمن کی بات چلتی ہے تو عموما اکثر نگاہیں "ذوق نعت" سے آگے کا نظارہ نہیں کر پاتیں مگر حقیقت یہ ہے کہ تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی استاذ زمن کا جواب نہیں۔نظم ونثر میں آپ کی تصانیف کی تعداد 17 تک پہونچتی ہیں۔ان میں سے چند یہ ہیں ذوق نعت، وسائل بخشش، صمصام حسن، ثمر فصاحت، قطعات واشعار حسن، نگارستان لطافت، آئینۂ قیامت، اظہار روداد، کوائف اخراجات وغیرہ۔ ان تصانیف کو دیکھ کر یہ احساس قوی ہو جاتا ہے استاذ زمن صرف شاعری کے میدان میں ہی نہیں بلکہ تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی کوہ ہمالہ نظر آتے ہیں۔استاذ زمن کی کلام کی مقبولیت کا اس سے بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ برصغیر میں منعقد ہونے والی دینی مجالس اور محافل میں ان کے کلام بڑی عقیدت واحترام سے پڑھے جاتے ہیں جسے سن کر سامعین

پر ایک رقت انگیز کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور عاشقان رسول کی آنکھیں اشکوں کا نظارہ پیش کرتی ہیں ان کے کچھ ایسے کلام بھی ہیں جن کے ذکر کے بغیر تاریخ نعت تشنۂ تکمیل سمجھی جائے گی۔ مثلا:

درد دل کر مجھے عطا یارب
دے مرے درد کی دوا یارب

****

آسماں گر ترے تلووٴں کا نظارہ کرتا
روز اک چاند تصدق میں اتارا کرتا

****

عاصیوں کو در تمہارا مل گیا
بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا

****

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا

****

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینے پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا ہو

****

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثار مدینہ

****

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے

****

پر نور ہے زمانہ صبح شب ولادت
پردہ اٹھا ہے کس کا صبح شب ولادت

طوالت کے خوف سے بس انہیں چند مطلعوں پر اکتفا کرتا ہوں۔استاذ زمن کی ذات بھی آفاقی ہے ان کے کلام میں بھی آفاقیت کا رنگ غالب ہے۔کلام حسن میں شاعرانہ رنگ و آہنگ، استادانہ فن، تخیلات کی پرواز، خیالات کی تطہیر، تجلئ یاد مدینہ، کیف وسرور، رنگ عشق ومحبت، زبان وبیان کی حلاوت وشیرینی، ندرت فکر کا جمالیاتی پہلو، جدت تراکیب کا دلکش نظارہ، لفظیات کا حسن، استعارات کی خوبصورتی اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اک اک شعر میں عشق رسول کی ایک کائنات آباد ہے۔

اس تناظر میں خاندان رضا کے ایک اور بطل جلیل، انجمن فکروآگہی کے سربراہ، ملت اسلامیہ کے عظیم ودانشمند قائدورہنما، استاذ زمن کے پوتے اوراور علامہ شاہ حسنین رضا خان علیہ الرحمہ کے بڑے صاحب زادے حضور امین شریعت، شبیہ مفتئ اعظم، حکیم الاسلام حضرت علامہ الشاہ سبطین رضا خاں علیہ الرحمہ کے ذکر جمیل سے برکتیں کشید کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہوں۔حضور امین شریعت نہایت دیندار، تقوی شعار، صاحب فضل وکمال اور اخلاق وعمل کے پیکر مجسم تھے۔خاندانی جاہ وجلال چہرے سے خوب عیاں تھا۔آپ نے جس اخلاص وہمدردی کے ساتھ ملت اسلامیہ کی خدمات انجام دی ہیں وہ تاریخ کا روشن حصہ ہے۔حضور مفتئ اعظم ہند سے آپ کو خلافت واجازت حاصل تھی۔آپ کے چہرے کو دیکھ کر سلف صالحین کی یاد تازہ ہوجاتی۔آپ ہم شبیہ مفتئ اعظم تو تھے، اخلاق وآداب،

افعال و کردار عادات و اطوار ہر زاویہ سے مفتیٔ اعظم ہند کے مظہر نظر آتے تھے۔ مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ کے علاقوں میں اسلام و سنیت اور مسلک اعلی حضرت کی جو بہاریں نظر آرہی ہیں وہ آپ کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔تا حیات آپ نے اسلام کا ایک مخلص اور پرسوز داعی بن کر ملت اسلامیہ کی خدمات انجام دیں ۔آپ بھی قادرالکلام شاعر تھے۔ آپ کی شاعری میں افکار حسن اور لمعات نوری کے جلوے آباد ہیں۔صرف دو شعر حاضر خدمت ہیں:

ہے دل میں میرے نقشۂ طیبہ کھنچا ہوا
خواہش بھلا ہو کیا مجھے حوروقصور کی

****

میں کیوں در بدر ٹھوکریں کھانے جاؤں
مری آرزو تیرا در ڈھونڈتی ہے

یہ مجموعۂ کلام دراصل انہیں بارگاہ کرم نواز کے فیض یافتہ مخلص، ذی استعداد ،صاحب فکرو بصیرت عالم دین، نئی نسل کے صاحب عزم شاعر نعت اور ادیب و قلمکار فاضل گرامی حضرت مولانا اشرف رضا قادری کی فکری کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ مولانا اشرف رضا قادری ایک دینی ادارہ ''ادارۂ شرعیہ دارالعلوم انوار مصطفٰی'' رائے پور چھتیس گڑھ کے فارغ التحصیل عالم دین ہیں۔عہد طالب علمی سے ہی انہیں کتب ورسائل کے مطالعے کا شوق رہا ہے۔ان کے والدین کریمین کی مخلصانہ جدوجہد کا اثر ان کی تعلیم وتربیت سے خوب خوب نمایاں ہے۔زبان وبیان ،فکروفن ،شعور وآگہی ،فہم وفراست ،سنجیدگی وشائستگی ان کی کتاب زندگی کا روشن ورق ہے۔یہ فکری جمود اور تساہل پسندی کے سخت مخالف ہیں۔یہ زندگی میں کچھ کر گزرنے کا جذبہ وحوصلہ رکھتے ہیں۔دین وسنیت کی اشاعت وتبلیغ سے انہیں بے حد دلچسپی ہے۔ان کی زبان وقلم اور فکر وتخیل کا مرکزی عنوان ''مسلک اعلی حضرت'' ہے۔

رضویاتی ادب کی نشر واشاعت ان کے مشن کا ترجیحی حصہ ہے۔ حضور امین شریعت کے افکار کی ترجمانی ان کے نصب العین میں شامل ہے۔ مولانا اشرف رضا قادری نے امین شریعت کی حیات وخدمات پر مشتمل ایک ضخیم رسالہ بنام "امین شریعت نمبر" نکال کر پوری جماعت اہل سنت کی طرف سے کفارہ ادا کیا ہے۔ یہ اتنا اہم اور تاریخی کارنامہ ہے کہ آنے والی نسلیں بھی فراموش نہیں کرسکتیں۔ کم وبیش دس سالوں تک حضور امین شریعت کی بارگاہ ادب نواز سے فیضان علم ومعرفت کشید کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ بلکہ ان کی ہم رکابی میں مدینۃ المنورہ کی حاضری کی بھی سعادت ملی۔ سبحان اللہ

مولانا اشرف رضا قادری کو حضور امین شریعت سے صرف شرف بیعت ہی نہیں بلکہ خلافت واجازت بھی حاصل ہے۔ مجاہد سنیت حضرت علامہ سید محمد حسینی میاں اشرفی مصباحی دام ظلہ نے بھی انہیں اپنے سلسلے کی خلافت واجازت مرحمت فرمائی۔ ان کی خوش بختی کا حال یہ ہے کہ عالم اسلام کی بلند قامت شخصیت جانشین حضور مفتیٔ اعظم ہند، وارث علوم رضا سیدی علامہ الشاہ مفتی اختر رضا خاں ازہری المعروف بہ حضور تاج الشریعہ نے بھی انہیں خلافت عالیہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ اس حوالے سے ایک قطعہ قارئین کی نذر ہے:

عروج بخش دیا مدحت پیمبر نے
بڑوں کے در پہ ہے پہونچا دیا مقدر نے
نصیب والے ہیں کتنے یہ حضرت اشرف
خلیفہ ان کو بنایا ہے فخر ازہر نے

یہ سعادت سب کے حصے میں نہیں آتی بلکہ ان چند خوش نصیبوں کے حصے کی زینت بنتی ہے جس پہ رب العالمین کا فضل خاص ہوتا ہے

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

امین شریعت نمبر کی ترتیب سازی اور حسن کاری نے اس نمبر کی تاریخی حیثیت بلند کردی اس کے اعتراف میں شہزادہ امین شریعت سلمان ملت مخدوم گرامی حضرت علامہ الشاہ سلمان رضا خان مدظلہ نے انہیں ''امین شریعت ایوارڈ'' سے سرفراز کیا۔ کئی سو صفحات پر مشتمل استاذ زمن نمبر کی تیاریوں میں ان دنوں مولانا اشرف رضا مصروف ہیں۔ اپنے امام کے جشن صد سالہ کے موقع پر یہ خراج عشق پیش کرنے کا ارادہ ہے مولائے قدیر ان کے حوصلے کو شاہین کی پرواز بخشے۔ سہ ماہی امین شریعت اردو اور ماہنامہ امین شریعت ہندی تسلسل سے نکال رہے ہیں۔ خدائے پاک ان کے دست و بازو کو مضبوط رکھے۔ حضرت اشرف رضا اپنے تخلص میں بھی اشرف لکھتے ہیں۔ ان کی دل آویز فکر کے بطن سے شعر و سخن کے ایسے ایسے ہیرے جواہرات نمودار ہوئے کہ جس کی چمک سے آنکھیں خیرہ ہونے لگتی ہے۔ اور بے ساختہ یہ مصرع زبان پہ آجاتا ہے کہ:

ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں ہے

میرا دعوی ہے کہ اہل فکر وقلم نے بنظر عمیق اگر اس مجموعۂ کلام کا مطالعہ کرلیا تو دعائیں دئے بغیر ان سے رہا نہیں جائے گا۔ جن تشبیہات واستعارات کو انہوں نے اپنی فکر کا حصہ بنایا ہے نئ نسل کے شعرا کے یہاں یہ چیزیں کم ملتی ہیں ۔لفظوں کے کھنکھناتے ہوئے جھومر سے انہوں نے شعر و سخن کے بام و در روشن کردئے ہیں ۔ اپنے اعتقادات ومعمولات افکار ونظریات کا کھل کر انہوں نے اپنے شعر میں اظہار کیا ہے۔ ان کے اکثر کلام میں ان کی مصلحانہ اور مفکرانہ ذہنیت کارفرما ہے۔ بطور مثال چند اشعار نذر ہیں آپ بھی پڑھیں اور آنکھوں میں مدینہ پاک کے جلوے سمیٹ لیں۔

نبی کے ذکر کو تسکین قلب وجاں کہیے
زمین طیبہ کو رفعت کا آسماں کہیے

****

دیا ہے درس مساوات آپ نے سب کو
جہاں میں امن، اخوت حضور آپ سے ہے

****

پہنچ چکی ہیں نگاہیں غبارِ طیبہ تک
اسی طرح سے اسے تابدار رہنے دو

****

شاعر نعت پہ ہے فیض رواحہ ورنہ
شعر آسانی سے تیار نہیں ہوتا ہے

****

ایک پل میں ہو گئی بوجہل کی کھٹیا کھڑی
جب رسولِ مجتبیٰ کا معجزہ روشن ہوا

****

کون آغوش محبت میں ہیں جلوہ فرما
کیوں فرشتوں کی جماعت ہے حلیمہ کے قریب

میں نے بطور نمونہ یہ چند اشعار پیش کر دیے ہیں۔ پورا دیوان حاضر ہے۔ ہر شعر سے تجلیات شعر وسخن کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔ ان شاءاللہ ورق ورق میں موجود عشق وعقیدت کی چاندنی آپ کے خیالات کے آنگن میں جلوؤں کا نظارہ پیش کرے گی۔ وقت مطالعہ آپ ضرور مدینہ طیبہ کی یادوں میں کھو جائیں گے۔اہل بیت رسول اور پنجتن پاک کی محبت اہل ایمان کا اثاثہ ہے۔ان پاک باز نفوس سے مولانا اشرف رضا نے کس طرح اپنی فکر کا رابطہ استوار کیا ہے۔ملاحظہ کرلیں:

جو اہلِ بیتِ نبوت کی قدر کرتا ہو
اسی کو اصل میں ملت کا قدرداں لکھئے

****

اے آسمان اور کسی میں ہے تو بتا!
عنصر ہے جتنا صبر کا ابن بتول میں

****

خیر و برکت کا بہت اچھا ذریعہ ہے یہ کام
اس لئے تو پنجتن کا تذکرہ کرتے ہیں ہم

****

کیا شان شہیداں ہے کہ سر تن سے جدا ہے
قرآن مگر پڑھتے ہیں آقا کے نواسے

جس ورق کو الٹ لیجئے ادب واحترام اور عشق ومحبت کی نئے آفاق کی سیاحی میں آپ کی آنکھیں کھو جائیں گی۔ حضرت اشرف نے جدید لب ولہجہ میں بھی خوبصورت ترین اشعار نکالے ہیں۔ لفظیات کو سائنٹفک طرز واسلوب دینے کا ہنر ان کے یہاں موجود ہے۔ رضا اور خاندان رضا کی محبت انہیں ورثہ میں ملی ہے۔ فروغ رضویات ان کے دستور اساسی میں شامل ہے۔ اس ضمن میں یہ اشعار پڑھ لیں:

سبطین رضا خان کا فیضان ہے اشرفؔ
روحانی تعلق ہے ہمارا جو رضا سے

****

بلند ہوتا ہے معیار اس کا اے اشرفؔ
رضا سے جس کا سنو، انتساب ہوتا ہے

****

رضا شناسی کی تحریک عام کرنے میں
شبیہِ مفتیٔ اعظم ترا جواب نہیں

****

کیوں نہ موجود ہو ہر طرف روشنی
شمعِ فکر رضا میرے سبطین ہیں

محترم قارئین!

اہل فن کے شہ پاروں کی نا قدری کرنا بھیانک قسم کے مذاق میں سے ہے۔جن اہل قلم نے اپنی محنت شاقہ کے ذریعے سے علمی شہ پاروں کو یکجا کیا ہے اس کام پر انہیں داد ملنی چاہیے۔ مجھے یقین ہے اہل محبت مولانا اشرف رضا قادری کی علمی ادبی نگارشات کو پڑھ کر ضرور اچھا تاثر قائم کریں گے۔ مولائے قدیر انہیں تا حیات خدمت نعت کی توفیق بخشے۔فکر رضا کا ناشر و ناصر بنائے رکھے۔اور اس مجموعہ کلام کو شہرت دوام بخشے۔

آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین

❁ ❁ ❁

حمد پاک

ترے کرم کی ہے ساری بہار یااللہ
کہ تو ہی سب کا ہے پروردگار یااللہ

ترے ہی نام کی پڑھتی ہیں تتلیاں تسبیح
ہے تجھ سے باغ جہاں عطر بار یااللہ

ہیں تیرے ذکر میں رطب اللسان آٹھوں پہر
تمام دشت و چمن کوہسار یا اللہ

وجود بخشا ہے تو نے ہی سارے عالم کو
ہے تو ہی خالق لیل و نہار یا اللہ

کیا ہے پیدا ہمیں مصطفےٰ کی امت میں
عنایتیں ہیں تری بے شمار یا اللہ

شجر حجر ہی نہیں بلکہ ذرے ذرے سے
ہے تیرا فضل و کرم آشکار یا اللہ

قلم میں اشرفؔ خستہ کے روشنائی دے
کہ تیری حمد لکھے بار بار یا اللہ

نعت پاک

نبی کے ذکر کو تسکینِ قلب و جاں لکھیے
زمینِ طیبہ کو رفعت کا آسماں لکھیے

تمام خطۂ ارضِ حرم ہے نورانی
نبی کے شہر کے ذروں کو کہکشاں لکھیے

نبی کے چاہنے والے جہاں ہوئے آباد
اسے زمانہ میں گہوارۂ اماں لکھیے

جو اہلِ بیتِ نبوت کی قدر کرتا ہو
اسی کو اصل میں ملت کا قدرداں لکھیے

خدائے پاک نے مختارِ کل بنایا ہے
رسول پاک کو مختارِ دو جہاں لکھیے

ٹپکنے لگتے ہیں کاغذ پہ درد کے آنسو
یقیں نہ آئے تو کربل کی داستاں لکھیے

یہی ہے عرض تمنا فقیر اشرفؔ کی
اسے بھی سرورِ عالم کا نعت خواں لکھیے

وجہِ سکون دل ہے شہ انبیا کی بات
ہے قدسیوں کے لب پہ مرے مصطفیٰ کی بات

لگتا ہے کوئی جھونکا چلا آیا نور کا
جب محفلوں میں ہوتی ہے غارِ حرا کی بات

ایسا نہیں کہ صرف بشر کے لبوں پہ ہے
قدسی بھی کر رہے ہیں رخ والضحیٰ کی بات

اہل وفا کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے
جب بھی چلی ہے لختِ دلِ فاطمہ کی بات

ہرسمت چھانے لگتا ہے پاکیزگی کا نور
چلتی ہے جب بھی بنتِ رسولِ خدا کی بات

آ عندلیب طیبہ ذرا بیٹھ کر کریں
باغِ تخیلات میں حمد و ثنا کی بات

اشرفؔ وہ ایک نعمت عظمیٰ سے کم نہیں
ہم کرتے ہیں اسی لئے احمد رضا کی بات

قافلہ نور کا ہے روضۂ آقا کے قریب
باب جنت ہے کھلا گنبد خضری کے قریب

وہ بھی ایمان کی دولت سے ہوا بہرہ ور
جو ہوا رحمتِ عالم کے صحابہ کے قریب

چین کی نیند علی سوئے تھے ہجرت کی شب
کس کی ہمت تھی کہ آجاتا بچھونا کے قریب

کون آغوش محبت میں ہیں جلوہ فرما
کیوں فرشتوں کی جماعت ہے حلیمہ کے قریب

کتنے مفلس کی نگاہوں میں ہیں آنسو آتے
جانے کیوں ہوتا ہے یہ حج کے مہینہ کے قریب

اس کی آنکھوں میں تقدس کا سماں ہوتا ہے
جب بھی آتا ہے کوئی خانۂ کعبہ کے قریب

نعت لکھنے کی تمنا ہے ہمیں بھی اشرفؔ
با ادب رہ کے درِ سید والا کے قریب

کونین کی تخلیق ہوئی نورِ خدا سے
تابندہ یہ عالم ہے رخِ شمس و ضحیٰ سے

دنیا کے ہر اک باغ میں جتنی بھی ہے خوشبو
ان سب کا کنکشن ہے مدینے کی فضا سے

شہ زورِ عرب ہوں کہ جوانانِ عجم ہوں
تھراتے تھے سب نامِ علی شیر خدا سے

گھبراؤ نہیں طیبہ سے آئے گا بلاوا
ہم دیتے ہیں ہر روز یہی دل کو دلاسے

دروازۂ افکار ذرا کھول کے رکھئے
بیماریاں مرتی ہیں مدینے کی ہوا سے

کیا شان شہیداں ہے کہ سر تن سے جدا ہے
قرآن مگر پڑھتے ہیں آقا کے نواسے

سبطین رضا خان کا فیضان ہے اشرفؔ
روحانی تعلق ہے ہمارا جو رضا سے

فکر انسانی کا ہر اک زاویہ روشن ہوا
آپ آئے تو خرد کا دائرہ روشن ہوا

یا رسول اللہ اُنظر حالنا کہنے کے بعد
ظلمتِ شب میں کرم کا قمقمہ روشن ہوا

ایک پل میں ہو گئی بوجہل کی کھٹیا کھڑی
جب رسولِ مجتبیٰ کا معجزہ روشن ہوا

جب زباں پر آ گیا یا غوث اعظم المدد
موجِ طوفاں میں بھی دستِ ناخدا روشن ہوا

ساری دنیا سے جہالت ختم کرنے کے لئے
علم کا سورج سرِ غارِ حرا روشن ہوا

سارا حربہ ہو گیا ناکام اہلِ نجد کا
جب بریلی میں امام احمد رضا روشن ہوا

نعتیہ افکار کی سرحد میں جب اشرفؔ گیا
سطح ذہن و فکر پر خود قافیہ روشن ہوا

ہوتی نہیں ہے دیر دعا کے قبول میں
جو مانگنا ہے مانگئے شہرِ رسول میں

دنیا کے سارے باغوں میں وہ دلکشی کہاں
جو دلکشی ہے باغِ مدینہ کے پھول میں

ہیرے جواہرات میں ایسی چمک نہیں
جیسی چمک ہے شہرِ مدینہ کی دھول میں

اے آسمان اور کسی میں ہے تو بتا!
عنصر ہے جتنا صبر کا ابن بتول میں

گستاخِ مصطفیٰ کا حسب اور نسب نہ پوچھ
اس کا شمار ہوتا ہے بابِ فضول میں

مسلک کے باغیوں سے ملاؤ نہ ہاتھ تک
تحریر ہے لکھی یہ کتابِ اصول میں

اشرفؔ خدائے پاک سے کرتا ہوں میں دعا
گذرے حیات میری ثنائے رسول میں

ہم ان کے واسطے لعلِ خراج رکھتے ہیں
فروغِ نعت کا جو بھی مزاج رکھتے ہیں

خدا کے فضل سے ہم ہیں فقیر اس در کے
کہ تاج والے جہاں جا کے تاج رکھتے ہیں

درود و فاتحہ میلاد اور سلام و قیام
بس اہلِ عشق یہ رسم و رواج رکھتے ہیں

قدم قدم پہ جو کرتے ہیں سنتوں کا خیال
بھروسہ ان پہ ہی اہل سماج رکھتے ہیں

یتیم و مفلس و بیوہ غریب اور نادار
مرے حضور ہی ان سب کی لاج رکھتے ہیں

پڑوسی بھوکا نہ رہ پائے یہ خیال کریں
جو جمع کر کے گھروں میں اناج رکھتے ہیں

حضور مفتیٔ اعظم کے گھر چلو اشرفؔ
وہ سارے رنج و الم کا علاج رکھتے ہیں

عقیدتوں کی فضا مشک بار رہنے دو
خیال و فکر میں ان کا دیار رہنے دو

جمالِ غارِ حرا ہے مرے تصور میں
بڑی حسین ہے یہ یادگار رہنے دو

ضرور گلشنِ طیبہ کی حاضری ہوگی
دل و نظر میں امنگ بہار رہنے دو

نہ نعرہ بند کرو نام اعلیٰ حضرت کا
چڑھا ہوا یہ وفا کا بخار رہنے دو

پہنچ چکی ہیں نگاہیں غبارِ طیبہ تک
اسی طرح سے اسے تابدار رہنے دو

تخیلات کے اس نور بار آنگن میں
درِ رسول کے لیل و نہار رہنے دو

کہا ادبا نے بعد مطالعہ اشرفؔ
یہ شاعری ہے بہت شاندار رہنے دو

لہلہا اٹھا مرے دل کی عقیدت کا چمن
یاد آیا جس گھڑی شہرِ رسالت کا چمن

خون سے سینچا ہے اصحابِ پیمبر نے اسے
ورنہ کب کا خشک ہوجاتا اخوت کا چمن

ہر چمن میں اس کی جلوہ ریزیوں کا حسن ہے
کس قدر شاداب ہے ان کی سخاوت کا چمن

کر رہا ہے خوشبوئیں تقسیم باغِ فکر کو
عطر افشاں تا ابد ہے ان کی مدحت کا چمن

پیش کیجے خونِ زہرا کے تقدس کو سلام
جس سے لالہ زار ہے اب تک شہادت کا چمن

جس طرح مہکا تھا، مہکا ہی رہے گا حشر تک
حضرت بو بکر کے حسنِ صداقت کا چمن

از مسولی، کالپی، بغداد تا شہرِ نجف
کس طرف مہکا نہیں کہیے سیادت کا چمن

نعت کی توفیق یونہی پائے اشرؔف اے خدا
تا کہ ہر دم لہلہائے اس کی سیرت کا چمن

یاد آئے سرورِ عالم بہت اچھا ہوا
ہو گیا ہے دور سارا غم بہت اچھا ہوا

دف بجاتی بچیوں نے یہ مدینے میں کہا
ہم میں آئے ہادیٔ اعظم بہت اچھا ہوا

مرحبا صد مرحبا سرکار کے میلاد سے
خوبصورت ہوگیا موسم بہت اچھا ہوا

سارے نسخے ہوگئے ناکام، تیرے اے طبیب
مل گیا دو قطرۂ زمزم بہت اچھا ہوا

جب سے ہم احمد رضا کے در سے وابستہ ہوئے
ہو گیا ایمان مستحکم بہت اچھا ہوا

ساری دنیا میں امام احمد رضا کے عشق کا
ہر طرف لہرایا ہے پرچم بہت اچھا ہوا

فاتحِ چھتیس گڑھ جن کو ملا اشرفؔ لقب
بن گئے ان کے فدائی ہم بہت اچھا ہوا

روشن ہے ان کا چہرہ عقیدت کے نور سے
نسبت ہے جن کی شافع یوم النشور سے

زہرا کے شاہزادوں کا صدقہ کریں عطا
سرکار ہم بھی روضے پہ آئے ہیں دور سے

ہر حال میں ملے گا نہیں کا نہیں سوال
واللہ کوئی مانگ کے دیکھے حضور سے

گٹھلی کا احترام بھی کرتے ہیں اہلِ عشق
ہے کیا لگاؤ شہرِ نبی کی کھجور سے

کیسے بھلا پڑھیں گے کھڑے ہو کے وہ سلام
ذہن و دماغ خالی ہے جن کا شعور سے

ساری بلندیوں کا مدینے میں ہے قیام
آواز آ رہی ہے یہی کوہِ طور سے

اشرفؔ نبی کی نعت کا جب سے ہوا ہے شوق
اچھے تعلقات ہیں کیف و سرور سے

نگاہوں میں درِ سرکار کا منظر رکھا جائے
ترانہ ان کے اسم پاک کا لب پر رکھا جائے

خزاں کے خشک موسم سے نہیں ہونگی ملاقاتیں
زباں کو مدحت خیرالبشر سے تر رکھا جائے

لباس پارسائی میں یہاں رہزن بھی رہتے ہیں
سبق عشق نبی کا پختہ و ازبر رکھا جائے

مرا دعویٰ ہے دنیا میں کسی کا ڈر نہیں ہوگا
اگر ہر وقت سینے میں خدا کا ڈر رکھا جائے

عیاں ہوتی رہے جس سے ہمیشہ شان ایمانی
وہی لہجہ رکھا جائے وہی تیور رکھا جائے

ادھر سے ہی فقیران مدینہ کا گذر ہوگا
مناسب ہے کہ دامن اپنا پھیلا کر رکھا جائے

نہ ہو اجمیر و مارہرہ بریلی کا جو اے اشرفؔ
تعلق ایسے غداروں سے پھر کیوں کر رکھا جائے

وردِ صلِّ علیٰ روز و شب کیجئے
رب سے توفیق مدحت طلب کیجئے

جن کا رشتہ فقیرانِ طیبہ سے ہے
ہے ضروری کہ ان کا ادب کیجئے

طائرِ فکر طیبہ پہونچ جائے گا
با وضو ذکرِ شاہِ عرب کیجئے

ہوں جو نعت رسالت کے شایانِ شاں
ایسے الفاظ ہی منتخب کیجئے

ذہن و دل کی طہارت پہ رکھئے نظر
جب بھی توصیفِ محبوبِ رب کیجئے

اہلِ دل کا وظیفہ ہے نامِ نبی
لحہ لحہ اسے وردِ لب کیجئے

بلبلِ باغِ حسّان اشرفؔ رضا
منتخب آپ اپنا لقب کیجئے

❁

مجھ پہ ڈالے یا نہ ڈالے کوئی الفت کی نگاہ
بس مجھے کافی ہے آقا کی عنایت کی نگاہ

حشر کا دن ہے شفاعت اور بخشش کے لئے
مجرموں کو ڈھونڈتی پھرتی ہے رحمت کی نگاہ

مٹ گئیں تاریکیاں اور بام و در روشن ہوئے
جس مکانِ دل پہ پہونچی ان کی طلعت کی نگاہ

آ گیا فاروق کے دل میں انوکھا انقلاب
پڑ گئی جس دم شہنشاہِ رسالت کی نگاہ

سرحدِ اسلام میں جے پال کو آنا پڑا
ڈال دی جب میرے خواجہ نے کرامت کی نگاہ

وہ کبھی تعظیم سے انکار کر سکتا نہیں
پاس جس انسان کے ہوگی بصیرت کی نگاہ

جو بھی کرتا تھا نبی کی شان میں گستاخیاں
اس پہ رہتی تھی ہمیشہ اعلیٰ حضرت کی نگاہ

تاجدارِ انبیا کا بن گیا سچا غلام
پڑ گئی اشرفؔ پہ جب سبطین ملت کی نگاہ

ذکر و مدحت سے مجلّٰی دل اگر ہو جائے گا
لمحہ لمحہ زندگی کا معتبر ہو جائے گا

سوچتاہوں میں خوشی سے حال ہوگا کیا مرا
سبز گنبد جب مرے پیشِ نظر ہو جائے گا

سنتِ سرکار کے سانچے میں ڈھل کر دیکھئے
آپ کا رنگِ تکلم پُر اثر ہو جائے گا

یا علی مشکل کشا پڑھتے رہو پڑھتے رہو
چند گھنٹے ہی میں دل مضبوط تر ہوجائے گا

کنز الایماں ترجمہ، پڑھ لے گا جو بھی غور سے
اہلِ فن اہلِ سخن اہلِ نظر ہو جائے گا

یا حبیب اللہ **اِسمع قالنا** پڑھتے رہو
باخدا دنیا کا سارا ختم ڈر ہو جائے گا

مل گئی اشرفؔ کو استاذِ زمن کی کچھ دعا
لگ رہا ہے یہ بھی اب اہلِ ہنر ہو جائے گا

کرتا ہوں دعا رب سے یہی ہاتھ اٹھا کر
مولی تو مجھے عشقِ شہِ بطحا عطا کر

چھوٹے نہ کبھی دامن محبوب الہی
اللہ تعالی سے ہمہ وقت دعا کر

مولی نے انہیں مالک کونین بنایا
کونین کی دولت وہی دیتے ہیں بلا کر

ہے عشق نبی زیست کا انمول خزانہ
رکھ اپنے خزانہ کو سلیقے سے چھپا کر

اک طفل ملا عید کے دن روتا ہوا جب
آقا نے اسے پیار کیا گود اٹھا کر

سرکار کی مدحت میں ہے ایماں کی حلاوت
نعت شہ کونین محبت سے سنا کر

ہے شاعر اسلام اگر بننے کی خواہش
اشرفؔ تو رضا خان کے اشعار پڑھا کر

آتا ہے جب بھی ذکر قلم اور دوات کا
تیار ہونے لگتا ہے مضمون، نعت کا

بارش تجلیات کی ہوتی ہے رات دن
موسم ہے دن کے جیسا ہی طیبہ کی رات کا

منشا تھا رب کا، سرور عالم کو بھیجنا
اس واسطے وجود ہوا کائنات کا

ان سا حسین کوئی بھی پیدا نہیں ہوا
کیا پوچھنا ہے رحمت عالم کی ذات کا

اسلام کے لئے جو کٹاتی ہیں گردنیں
رتبہ بلند ہوتا ہے ان شخصیات کا

جتنے بھی اولیا کے ہیں گستاخ ہند میں
ان کو عرب سے ملتا ہے پیسہ زکوٰۃ کا

اشرفؔ رضا زباں پہ ہو صل علی کا ورد
لمحہ قریب آئے جو میری وفات کا

دکھلا دیا نبی نے ہدایت کا راستہ
جنت کا راستہ ہے یہ جنت کا راستہ

ایمان ہے مرا وہی جنت میں جائے گا
جس کی نظر میں ہوگا شریعت کا راستہ

اللہ کے نبی نے شریعت ہمیں جو دی
اس سے الگ نہیں ہے طریقت کا راستہ

خواجہ پیا نے ہند میں آکر دکھا دیا
نفرت کے درمیان محبت کا راستہ

رکھنا قدم کو اپنے بڑے احتیاط سے
ہے پُر خطر یہ نعت رسالت کا راستہ

احمد رضا نے شہرِ بریلی سے دوستو
ہم کو دکھا دیا ہے عقیدت کا راستہ

اشرفؔ، حضور امین شریعت نے مرحبا
ہم کو دکھا دیا ہے صحافت کا راستہ

درِ حبیب کو جنت کا باب لکھنے دو
اسے عطاؤں کا اک آفتاب لکھنے دو

درِ نبی کی غلامی جسے پسند آئی
ہے کامیاب، اسے کامیاب لکھنے دو

غزل کے گیسوئے برہم کو تم ہی سلجھاؤ
یہ نعت پاک ہے کار ثواب،لکھنے دو

علی کو میرے نبی نے لقب دیا ہے یہ
علی کے ساتھ مجھے بوتراب لکھنے دو

سخنوران زمانہ میں اعلی حضرت کا
نہیں ہے ہند میں کوئی جواب ،لکھنے دو

نبی کی نعت کے آگے غزل کی کیا وقعت
ثنائے آقا کو کارِ ثواب لکھنے دو

زبانِ عشق سے بولا یہ خامۂ اشرؔف
فقیرِ طیبہ کو عزت مآب لکھنے دو

زندگی کو بخشتی ہے زندگی نعتِ نبی
فن کو دیتی ہے مکمل روشنی نعتِ نبی

مدحتِ سرکارِ طیبہ کی تجلّی ہے عجب
ختم کر دیتی ہے دل کی تیرگی نعتِ نبی

اہل ایماں کا وظیفہ ہے یہی اے دوستو
پڑھتے رہتے ہیں ہمیشہ سب ولی نعتِ نبی

بالیقیں آسودگی کا یہ حسیں سامان ہے
سن کے دیکھو تو محبت سے کبھی نعتِ نبی

حضرت جبریل اپنا پَر عطا کر دیں اگر
خوب تر میں بھی لکھوں وصفِ نبی نعتِ نبی

گر یقیں آتا نہیں تو آپ پڑھ کر دیکھئے
بخش دیتی ہے دلوں کو تازگی نعتِ نبی

حضرتِ حسان کا فیضان ہے اشرفؔ رضا
ہے ہمارے واسطے وجہِ خوشی نعتِ نبی

کیسے نہ ہو بلند، اُن اہل سخن کا نام
جن کی زباں پہ رہتا ہے شاہ زمن کا نام

جس میں قیام کر لیا رب کے حبیب نے
حور و ملک بھی لیتے ہیں اس انجمن کا نام

ان ناموں کا وظیفہ دلیل نجات ہے
یا رب مری زباں پہ رہے پنجتن کا نام

مشکل کشائی ہوگی یہ پختہ یقین ہے
مشکل میں لے کے دیکھ حسین وحسن کا نام

احمد رضا نے دہر میں مشہور کر دیا
تاریخ بھی گواہ ہے،اپنے وطن کا نام

نام نبی کو جس نے وظیفہ بنا لیا
مشہور ہے جہان میں اس اہل فن کا نام

جس کو مرے نبی نے پسینہ عطا کیا
اشرفؔ نہ ختم ہوگا کبھی اس دولہن کا نام

تاریک راستہ ہے دیا ساتھ لے کے چل
یاد در رسول خدا ساتھ لے کے چل

چاروں طرف یزید کا لشکر ہے تاک میں
عزم شہید کرب و بلا ساتھ لے کے چل

مرقد سے ختم ہوگا سیاہی کا ہر نشاں
عشق شہ عرب کی ضیا ساتھ لے کے چل

اغیار سرخمیدہ ہوں اخلاق دیکھ کر
راہِ حیات میں وہ ادا ساتھ لے کے چل

زائر بنوں گا میں بھی دیار حبیب کا
مجھ کو بھی دوش پر اے ہوا ساتھ لے کے چل

مخدوش راستے ہیں علاقہ ہے پُر خطر
دفعِ بلا کو ماں کی دعا ساتھ لے کے چل

ہر ہر قدم پہ اس کی ضرورت ہے قوم کو
اشرفؔ چراغ فکر رضا ساتھ لے کے چل

چھوڑ اپنے مکان کی باتیں
لکھ رسولِ جہان کی باتیں

ہر جگہ کرتے ہیں نبی والے
صرف امن و امان کی باتیں

ذکر ہوگا بلال حبشی کا
جب بھی ہوں گی اذان کی باتیں

جس نے سر دے کے دیں بچایا ہے
کر اسی خاندان کی باتیں

دل کو تسکین دیتی رہتی ہیں
خواجۂ خواجگان کی باتیں

قدر لفظوں کی جس سے بڑھ جائے
کر اسی مہربان کی باتیں

کی ہیں سرکار نے صحابہ سے
ملکِ ہندوستان کی باتیں

نجدیت کو ہلا گئیں اشرؔف
اک بریلی کے خان کی باتیں

سرورِ کونین کی مدح و ثنا کرتے ہیں ہم
قلب کے ایوان میں روشن دِیا کرتے ہیں ہم

خیر و برکت کا بہت اچھا ذریعہ ہے یہ کام
اس لئے تو پنجتن کا تذکرہ کرتے ہیں ہم

غوث وخواجہ ،اعلی حضرت سے جنہیں تکلیف ہے
ایسے لوگوں سے نہ ہرگز رابطہ کرتے ہیں ہم

کیوں جلوسِ بارہویں کو شرک لکھتے ہو فضول
حضرت جبریل کی سنت ادا کرتے ہیں ہم

خاندانِ اعلی حضرت سے نہ ہو دوری کبھی
بارگاہِ رب میں یہ اکثر دعا کرتے ہیں ہم

بھیج کر سرکار کو ہدیہ درودِ پاک کا
زندگی سے رنج و غم کا خاتمہ کرتے ہیں ہم

مصطفےٰ کے گیسوئے اطہر کی آجاتی ہے یاد
جب کبھی واللیل کی آیت پڑھا کرتے ہیں ہم

یہ ہماری زیست کی معراج ہے اشرفؔ رضا
مدحتِ خیرالبشرِ صبح و مسا کرتے ہیں ہم

یہ رنگ و نور یہ نکہت حضور آپ سے ہے
تمام خوشیوں کی ساعت حضور آپ سے ہے

جہانِ عشق میں معروف ہیں اویسِ قرن
بلال حبشی کی شہرت حضور آپ سے ہے

وہ عتبہ، شیبہ کے ہمراہ حشر میں ہوگا
جسے بھی عداوت حضور آپ سے ہے

دیا ہے درس مساوات آپ نے سب کو
جہاں میں امن، اخوت حضور آپ سے ہے

ملا ہے صبر و قناعت کو آپ سے اِعزاز
قسم خدا کی صداقت حضور آپ سے ہے

نصیبہ اس کا ہے دارین میں بلندی پر
جسے بھی سچی محبت حضور آپ سے ہے

طفیلِ نعتیہ اشعار فکر اشرفؔ کی
بڑا شَرَف ہے کہ نسبت حضور آپ سے ہے

عشق کی کیفیات لکھیں گے
قلب کی واردات لکھیں گے

نعتِ سرکار وجہِ بخشش ہے
ہم یہی تا حیات لکھیں گے

جن کا اسلام سے تعلق ہے
ہم وہی واقعات لکھیں گے

ہم تو سائنس کے بھی ماتھے پر
شانِ اسلامیات لکھیں گے

اہلِ بیتِ نبی کی مدحت کو
ہم بھی وجہِ نجات لکھیں گے

ہم تو اپنے نبی کی بعثت کو
مقصدِ کائنات لکھیں گے

اعلیٰ حضرت کو اہلِ حق دائم
ماہرِ دینیات لکھیں گے

ہم بھی طیبہ پہونچ کے اے اشرفؔ
دل میں خواہش ہے نعت لکھیں گے

ان کا ہاتھوں میں ہے دامان یہی کافی ہے
ہم ہوئے صاحبِ ایمان یہی کافی ہے

ہم کو خدمت کے لئے در پہ ہی رہنے دیجے
بول اٹھے بوذر و سلمان یہی کافی ہے

ہم تو ہیں سیدِ عالم کے غلاموں کے غلام
مجمعِ خلق میں، پہچان یہی کافی ہے

دل میں روشن ہے شہِ دیں کی محبت کا چراغ
مغفرت کے لئے سامان یہی کافی ہے

بولے اسلام کی تبلیغ کی خاطر خواجہ
ساتھ میں لایا ہوں قرآن یہی کافی ہے

نعتیہ فکر، ترے حسن کے صدقے جاؤں
مل گئی نسبت حسان یہی کافی ہے

گرچہ کچھ دوسری خوبی نہیں ہم میں اشرفؔ
ہم ہیں آقا کے ثنا خوان یہی کافی ہے

اس کا کچھ بھی کہیں معیار نہیں ہوتا ہے
جو محمد کا وفادار نہیں ہوتا ہے

جا کے مکہ سے چلا آیا مدینہ نہ گیا
میری نظروں میں وہ ہشیار نہیں ہوتا ہے

جس کو مختار دو عالم کی گدائی نہ ملے
وہ کبھی صاحبِ دستار نہیں ہوتا ہے

میری ہر نعت کو سنتے ہیں رسول عربی
میرا اک لفظ بھی بیکار نہیں ہوتا ہے

شاعرِ نعت پہ ہے فیض رواحہ ورنہ
شعر آسانی سے تیار نہیں ہوتا ہے

اس مبلغ کی خطابت کا اثر کیا ہوگا
جو کہ خود صاحبِ کردار نہیں ہوتا ہے

فکر اسلاف سے جو بھی ہے الجھتا اشرفؔ
در حقیقت وہ قلمکار نہیں ہوتا ہے

مسرتوں کی ہے چھائی گھٹا مدینے میں
ہے باغِ خلد کے جیسی فضا مدینے میں

ہے لاعلاج مریضوں نے بھی شفا پائی
ہراک مرض کی ہے ملتی دوا مدینے میں

خدا کرے کہ مدینے میں ہم پہونچ جائیں
نہ اس کے بعد ہو کوئی پتہ مدینے میں

تمام رنگوں کو جس رنگ کی ملی خیرات
ہے بے مثال وہ گنبد ہرا مدینے میں

بہشتِ فضل سے ہر دم بہار آتی ہے
ہمیشہ رہتا ہے موسم نیا مدینے میں

یہی کہوں گا کہ جنت میں آ گیا ہوں میں
اگر بلائیں گے خیرالوری مدینے میں

وہاں پہ رحمت عالم قیام فرما ہیں
نہ آ سکے گا کبھی زلزلہ مدینے میں

یہ بات ہم نے بزرگوں سے ہے سنی اشرفؔ
ادب سے سانس ہے لیتی ہوا مدینے میں

خیال و فکر کی دنیا سجا کے دیکھیں گے
نظر میں وادئ بطحا بسا کے دیکھیں گے

سنا ہے سرمے کی حاجت کبھی نہیں پڑتی
نظر میں خاکِ مدینہ لگا کے دیکھیں گے

حضور راستہ ہموار آپ فرما دیں
کہ ہم بھی آپ کا دربار آ کے دیکھیں گے

ہے خوب لہجہ حسیں عندلیب طیبہ کا
ہم ایک نعت اسے بھی سنا کے دیکھیں گے

سنا ہے آتے ہیں عشاق کے گھروں میں وہ
تو ایک روز انہیں ہم بلا کے دیکھیں گے

ہے یہ بھی ایک تمنا ہماری آنکھوں کی
درِ رسول کو آنسو بہا کے دیکھیں گے

مریضِ عشق بنے ہم بھی جائیں گے اشرفؔ
نظارے طیبہ میں دارُالشفا کے دیکھیں گے

عقیدت کا روشن دِیا کر رہے ہیں
محمد کی مدح و ثنا کر رہے ہیں

جنہیں میرے رب نے ہے توفیق بخشی
وہ حسان کی اقتدا کر رہے ہیں

جنہیں مصطفےٰ کی ملی ہے غلامی
مَلَک ان کے حق میں دعا کر رہے ہیں

بہت پہلے جو کر گئے بو حنیفہ
وہی کام احمد رضا کر رہے ہیں

وہاں تو فقط ایک انگلی کٹی تھی
یہاں لوگ جانیں فدا کر رہے ہیں

اثر منتقل ہوگا نسلوں پہ اس کا
جو باپ اور ماں کو خفا کر رہے ہیں

عقیدت کی محفل سجا کر اے اشرفؔ
ہم اپنے غموں کو ہوا کر رہے ہیں

باغ فردوس کے حق دار ہوا کرتے ہیں
جو محمد کی غلامی میں جیا کرتے ہیں

محفل نعت میں فرماتے ہیں جو بھی شرکت
ان کی بخشش کی فرشتے بھی دعا کرتے ہیں

غم کے مارو! در سرکار مدینہ پہ چلو
ساری خوشیاں وہ زمانے کی عطا کرتے ہیں

بھیجئے ان پہ درودوں کے مقدس ہدیے
کام یہ رب کے فرشتے بھی کیا کرتے ہیں

فہم قرآں کا شعور ان میں چلا آتا ہے
کنزالایمان سمجھ کے جو پڑھا کرتے ہیں

شاہِ کلیر کا جنازہ بھی ہے اس پہ شاہد
مر کے بھی زندہ خدا والے رہا کرتے ہیں

کوچۂ شہرِ نبی سے جو ہوا آتی ہے
وادیٔ قلب میں گلزار کھلا کرتے ہیں

فیض، سبطین رضا خان کا ہے یہ اشرف
شاعرِ نعت ہمیں لوگ کہا کرتے ہیں

جو فدائے گیسوئے خیرالوری ہوتا نہیں
سچ ہے اس کی زندگی میں کچھ مزہ ہوتا نہیں

سنتِ آقا کا جو کرتا نہیں ہے کچھ لحاظ
اس کے اندر کوئی رعب و دبدبہ ہوتا نہیں

خیروبرکت کا وہاں ملتا نہیں ہے کچھ نشاں
جس کے گھر ذکرِ نبی ذکرِ خدا ہوتا نہیں

روزمحشر رب تعالی کو وہ دیں گے کیا جواب
بارگاہِ رب میں جن کا سر جھکا ہوتا نہیں

زندگی میں ہر قدم پر کرنا پڑتا ہے جہاد
اتنی آسانی سے کوئی پارسا ہوتا نہیں

جن کے سینے میں نہیں الفت شہِ ابرار کی
رنگ ان کی زندگی میں خیر کا ہوتا نہیں

خاندانِ رضویت سے جن کو اشرفؔ ہے حسد
ایسے لوگوں سے ہمارا رابطہ ہوتا نہیں

درِ رسول سے جو فیضیاب ہوتا ہے
قسم خدا کی بہت کامیاب ہوتا ہے

نبی کے عشق میں جس کو بھی موت آجائے
کرم کا، اس کی لحد پر گلاب ہوتا ہے

نبی کے شیدا پہ جس رخ سے بھی نظر ڈالو
خدا گواہ بہت لاجواب ہوتا ہے

جو اہل بیت کی کرتا ہے عزت و تکریم
وہی زمانے میں عزت مآب ہوتا ہے

وہابی ازم کے کلچر سے دور ہی رہنا
عقیدہ اس کا نہایت خراب ہوتا ہے

فرشتے اس کی ادا کو سلام کرتے ہیں
جو فیضیاب درِ بو تراب ہوتا ہے

بلند ہوتا ہے معیار اس کا اے اشرفؔ
رضا سے جس کا سنو، انتساب ہوتا ہے

جو رسول ہاشمی کا ہو گیا
قد بڑھا اونچا سے اونچا ہوگیا

پی لیا جب قطرۂ زمزم شریف
پل میں ہی بیمار اچھا ہو گیا

عشق سرکار مدینہ کے طفیل
دل ہمارا بھی مدینہ ہو گیا

جس نے پڑھ لی ان کی سیرت کی کتاب
اس کا تو کردار ستھرا ہو گیا

نسبتِ سرکارِ استاذ زمن
میری بخشش کا ذریعہ ہو گیا

اعلی حضرت کا ہوا جب تذکرہ
نجدیوں کا چہرہ پیلا ہو گیا

قم باذنی اللہ بولے غوث جب
قبر کا مردہ بھی زندہ ہو گیا

حضرت سبطین کا اشرفؔ رضا
مجھ کو بھی حاصل عمامہ ہو گیا

عاشق شمس الضحٰی بن جایئے
واصفِ بدرالدجی بن جایئے

سرورِ کونین کا بن کر غلام
ہر مرض کی اک دوا بن جایئے

تھام لیجے دامن حسان کو
نعت خوانِ مصطفٰے بن جایئے

آپ پر دنیا کرے گی اعتماد
پیکرِ صدق و صفا بن جایئے

غوث وخواجہ کی عطا ہو جائے گی
مدح خوانِ اولیا بن جایئے

پڑھ کے اخلاقِ نبوت کی کتاب
خوش مزاج و خوش ادا بن جایئے

سب سے اچھا ہے یہی اشرف رضا
ناشر فکر رضا بن جایئے

ہر لمحہ ذکرِ ساقیٔ کوثر کیا کرو
تابندہ اس طرح سے مقدر کیا کرو

ہے عاشقوں کے واسطے روحانی یہ غذا
مدح رسول پاک برابر کیا کرو

سرکار کائنات کی پاکیزہ نعت سے
ایوانِ فکر و فن کو معطر کیا کرو

دل میں شہِ امم کی جو الفت ہے جاگزیں
لوگوں کے سامنے بھی اجاگر کیا کرو

چھا جائے سامعین کے ذہنوں پہ کیفیت
کچھ اس طرح ثنائے پیمبر کیا کرو

ہونے لگے گا رحمت و برکت کا اجتماع
میلاد پاک اس لئے گھر پر کیا کرو

احمد رضا کا نام بھی پیشِ نظر رہے
اشرفؔ کبھی جو ذکرِ سخنور کیا کرو

ذکرِ رسولِ پاک کرو آن بان سے
برسے گا سر پہ ابرِ کرم آسمان سے

بھیجو رسول پاک پہ پہلے درود پاک
تب لو نبی کا اسم گرامی زبان سے

مومن کے واسطے تو خوشی کا پیام ہے
شیطان بھاگتا ہے صدائے اذان سے

اس میں کلام رب کی تلاوت کیا کرو
نکلے گا آفتوں کا جنازہ مکان سے

بے عشق مصطفیٰ نہ کوئی سرخرو ہوا
نجدی کمینے سن تو مری بات دھیان سے

احسان جس کا ملت اسلامیہ پہ ہے
سبطین رضا خان ہیں اس خاندان سے

اشرفؔ خدا کا ذکر ہو جاری زبان پر
جس وقت رخصتی ہو مری اس جہان سے

کیا حسن ہے ،حضور کی تربت کے ارد گرد
ایسا لگا، ہم آ گئے جنت کے ارد گرد

ہرسو تجلیوں کے ہیں سورج اگے ہوئے
قدسی کھڑے ہیں جالئ رحمت کے ارد گرد

اصحاب کا ہجوم ہے مانند کہکشاں
نوری سماں ہے ماہِ رسالت کے ارد گرد

عفت کا سائبان ہے سر پر تنا ہوا
نورِ حیا ہے بنتِ نبوت کے ارد گرد

جس گھر میں ہوگا ذکرِ شہنشاہِ انبیاء
آفت نہ آ سکے گی عمارت کے ارد گرد

رہتی ہے ہاتھ باندھے ادب سے شہنشہی
ولیوں کی پاکباز جماعت کے ارد گرد

اشرفؔ انہیں بھی ملتی ہے خوشبو بہشت کی
رہتے ہیں جو محافل مدحت کے ارد گرد

آمنہ کے لال سے سچی محبت کیجئے
اس طرح سے نام اپنے باغ جنت کیجئے

رہزنوں کا قافلہ ہے شہر میں داخل ہوا
اپنے ایمان و عقیدے کی حفاظت کیجئے

مسلک احمد رضا ہی مسلک نعمان ہے
جس قدر بھی ہوسکے اس کی اشاعت کیجئے

جن کے آنے سے خسارہ دین اور ایماں کا ہو
ایسے لوگوں کی نہ اپنے گھر پہ دعوت کیجئے

آپ کے بھی نام ہوں گی خلد کی رعنائیاں
مصطفےٰ کی آل سے سچی محبت کیجئے

ہے یہ پیغامِ رضا، عشقِ نبی میں ڈوب کر
جس قدر ہو دشمن احمد پہ شدت کیجئے

اولیا کی شان میں توہین ہوتی ہو جہاں
ہے گذارش ایسی محفل میں نہ شرکت کیجئے

پیش کرنے جا رہا ہے آپ کا اشرفؔ رضا
با وضو نعتِ شہِ بطحا سماعت کیجئے

تقسیم کر رہی ہے عبادت کی روشنی
آقائے کائنات کی مدحت کی روشنی

سرکار کائنات کے اصحاب کے طفیل
پھیلی ہوئی ہے آج اخوت کی روشنی

اہلِ زبان دیکھ کے حیرت میں پڑ گئے
پھیلی ہے جب نبی کی فصاحت کی روشنی

پڑھ ہی لیا ضعیفہ نے کلمہ رسول کا
کیا خوب ہے حضور کی سیرت کی روشنی

ہر خطۂ اڑیسہ چمک دار ہو گیا
پھیلی ہے یوں مجاہد ملت کی روشنی

کتنی حسیں ہے مفتئ اعظم کی بارگاہ
سب پا رہے ہیں عشق و عقیدت کی روشنی

اشرفؔ رضا کی فکر منور نہ ہوگی کیوں
جب مل گئی امین شریعت کی روشنی

سراپا باعث رحمت حضور کی مدحت
بہت عظیم عبادت، حضور کی مدحت

اسی بھروسے پہ کرتے ہیں ہم ثنا گوئی
ہمیں دلائے گی جنت حضور کی مدحت

وہ خوش نصیبوں کی صف میں ضرور شامل ہیں
جو کر رہے ہیں بکثرت حضور کی مدحت

بصد خلوص ہمیشہ ہی کرتی رہتی ہے
ملائکہ کی جماعت حضور کی مدحت

خدائے پاک کی حمد و ثنا کے بعد سنو
ہے میری پہلی ضرورت حضور کی مدحت

اسی کے صدقے ہمارا بھی کام ہوتا ہے
ہمیں دلاتی ہے عزت حضور کی مدحت

نگاہِ مولیٰ میں ہونا ہے سرخرو جن کو
بنا لیں اپنی وہ عادت، حضور کی مدحت

نہ کیسے اہل محبت کریں یہ صبح و مسا
ہے جب عظیم سعادت حضور کی مدحت

خدا گواہ اے اشرفؔ مرا عقیدہ ہے
ہے وجہ عزت و شہرت حضور کی مدحت

نغمۂ نعت سناتی ہے مدینے کی گلی
دل کو پُر کیف بناتی ہے مدینے کی گلی

اس کا رخ سمت جناں پھیر دیا کرتی ہے
جس کی نظروں میں سماتی ہے مدینے کی گلی

دل کے موسم میں بہاروں کا سماں ہوتا ہے
یاد جس وقت بھی آتی ہے مدینے کی گلی

اس کی یادوں سے تصور کو مزہ ملتا ہے
گلشن فکر کھلاتی ہے مدینے کی گلی

ہاں حقیقت ہے حقیقت ہے حقیقت ہے یہی
راہِ فردوس دکھاتی ہے مدینے کی گلی

آ کے اک زائرِ طیبہ نے کہا تھا مجھ سے
یاد آقا کی دلاتی ہے مدینے کی گلی

سوچتا ہوں یہی اشرفؔ، کہ زیارت کے لئے
جانے کب مجھ کو بلاتی ہے مدینے کی گلی

انوار سرمدی سے قصیدہ چمک گیا
گلزار فن سے نعت کا دیواں مہک گیا

جو بھی جدا ہوا ہے صحابہ کی راہ سے
تاریخ کہہ رہی ہے مکمل بھٹک گیا

اجمیر کی زمیں سے ہے نکلا جو راستہ
واللہ کہہ رہا ہوں، ہے فردوس تک گیا

جب بھی رکھا حدائق بخشش کو سامنے
ایسا لگا کہ نعت کا غنچہ چٹک گیا

خوشبو سے ڈھونڈ لیتے تھے اصحاب راستہ
گذرے نبی جدھر سے وہ رستہ مہک گیا

اہل سنن کی نبضوں میں خوشیوں کی لہر تھی
نجدی رضا کا نام ہی سنتے کھسک گیا

اشرفؔ نے جب بھی لے لیا اختر رضا کا نام
اہل وفا کا چہرہ خوشی سے دمک گیا

ہے رنگ و نور کا منظر حضور کے در پر
سنور رہے ہیں مقدر حضور کے در پر

شبانہ روز ادب سے سلامی دیتا ہے
فلک کا چاند اتر کر حضور کے در پر

وہیں سے بٹتا ہے عالم میں حسن کا صدقہ
ہے سارا حسن نچھاور حضور کے در پر

ادب کا رنگ تو دیکھو، ہوا بھی چلتی ہے
بہت ہی سوچ سمجھ کر حضور کے در پر

درود پڑھتے ہیں اڑ کر سلام پڑھتے ہیں
ادب کے ساتھ کبوتر حضور کے در پر

ہر ایک زائرِ و عاشق کا قلب ہوتا ہے
قسم خدا کی معطر حضور کے در پر

خدا نے چاہا تو وہ دن بھی آئے گا اشرفؔ
پڑھوں گا نعت پہونچ کر حضور کے در پر

سوچئے سرکار کے صدقے ہمیں کیا کیا ملا
عزت و عظمت ملی ایمان کا تحفہ ملا

گود میں لے کر نبی نے پیار فرمایا اسے
جب بروز عید اک روتا ہوا بچہ ملا

دست بوسی کے لئے ہونے لگا دل بیقرار
راستے میں جب کوئی سرکار کا شیدا ملا

مرحبا کیسی اویس پاک کی تقدیر ہے
ان کو تحفے میں مرے سرکار کا جبہ ملا

اہل ایماں نے ہٹایا پیار سے اخلاص سے
راستے میں جب کہیں پتھر ملا کانٹا ملا

ہم پہ تیرا یہ بھی ہے احسان اے پروردگار
زندگی میں نعت لکھنے کا ہمیں لمحہ ملا

بارگاہ مصطفٰے سے سن اے اشرؔف قادری
باخدا کہتا ہوں جس کو جو ملا اچھا ملا

مال ودولت اور نہ دنیاوی خزینہ چاہیے
ہم گداؤں کو مدینہ بس مدینہ چاہیے

ہے مری زنبیل کو گرد مدینہ کی تلاش
کون کہتا ہے کہ یاقوتی نگینہ چاہیے

یہ ادب کا ہے تقاضہ ، اور طریقہ مستحب
اس لئے ہوکر کھڑے، زمزم کو پینا چاہیے

رزق کا مالک خدا ہے اور قاسم ہیں حضور
حوصلے کے ساتھ اس دنیا میں جینا چاہیے

قابل تعریف ہے یہ قافیہ سازی کا فن
نعت گوئی کے لئے لیکن قرینہ چاہیے

نعرۂ تکبیر سے ہوتا ہے پیدا انقلاب
یہ لگانے کے لئے مضبوط سینہ چاہیے

ہے سمندر بیچ میں ،اس پار ہے آقا کا در
غوث کی نصرت کا اشرفؔ کو سفینہ چاہئے

گوشہ گوشہ خطہ خطہ اچھا ہے
شہرِ نبی کا کوچہ کوچہ اچھا ہے

کھا کے قسم یہ بات کہیں بھی کہہ دوں گا
سب شہروں میں شہرِ مدینہ اچھا ہے

پاکیزہ ہیں ہر جانب کے نظّارے
مسجد نبوی کا بھی زینہ اچھا ہے

خلد بریں کا ہوتا ہے احساس وہاں
محراب و ممبر کا نقشہ اچھا ہے

گرد مدینہ، بے شک ہے اکسیر شفا
بیماروں کی خاطر نسخہ اچھا ہے

جھوم کے نعت پاک وہ پڑھتی رہتی ہے
بلبل طیبہ کا بھی لہجہ اچھا ہے

چھوٹی بحروں پر اے اشرفؔ نعت لکھو
شعر و ادب کا یہ بھی طریقہ اچھا ہے

شاہِ عرب سے جس کو محبت ہو جائے
بخت میں اس کے باغ جنت ہو جائے

ہر کونے سے خیر کا چشمہ پھوٹے گا
گھر میں اگر قرآں کی تلاوت ہو جائے

آقا ہم بھی شوق مدینہ رکھتے ہیں
ہم پر بھی اک چشمِ عنایت ہو جائے

اعلی حضرت دیتے ہیں پیغام یہی
ہر سنی پابند شریعت ہو جائے

گھر سے ہی دیدارِ مدینہ کر لیں ہم
آنکھ میں پیدا اتنی بصارت ہو جائے

یا رب تو اسباب مہیا فرما دے
تاکہ نبی کے در کی زیارت ہو جائے

اشرفؔ میری دیرینہ یہ خواہش ہے
میرے فکر و فن میں وسعت ہو جائے

نبی کے عشق سے سینہ مرا آباد ہو جائے
قبول بارگاہ رب مری فریاد ہوجائے

نبی کی نعت میں جو کچھ لکھا ہے میں نے اے مولیٰ
ہے تجھ سے التجا وہ سب زبانی یاد ہوجائے

ہمارے سامنے ہے بدر کی تاریخ، کیا غم ہے
نبی کے دشمنوں کی جس قدر تعداد ہوجائے

خدائے پاک سے یہ بھی دعائیں مانگتا ہوں میں
فدا نامِ محمد پر مری اولاد ہوجائے

تبرے بازیاں شبیر اعظم پر جو کرتا ہے
بہت اچھا رہے گا وہ اگر برباد ہوجائے

مٹے ہر ظلم و استبداد صیہونی حکومت کا
ہمارا بیت مقدس یا خدا آزاد ہو جائے

مدینے کا سفر آسان ہو جائے گا اے اشرفؔ
اگر ہم پر نگاہِ سید بغداد ہوجائے

دل جھکاتا ہے زمانہ مصطفیٰ کے نام پر
جان دیتا ہے دوانہ مصطفیٰ کے نام پر

گھر پہ میلادالنبی کا جب ہوا ہے اہتمام
ہو گیا منظر سہانا مصطفیٰ کے نام پر

باپ، ماں ، بھائی بہن،اولاد،گھر،روزی، مکان
مل رہا ہے دانہ دانہ مصطفیٰ کے نام پر

غوث و ابدال و قطب کی بارگاہ پاک سے
بٹتا رہتا ہے خزانہ مصطفیٰ کے نام پر

بی زبیدہ کو تو جنت ہی بناکر دے گئے
حضرت بہلول دانا مصطفیٰ کے نام پر

کھا رہا ہے پورا ہندوستان ہی اجمیر سے
رات دن لنگر کا کھانا مصطفیٰ کے نام پر

اس پہ تو ایمان ہے ایقان ہے اشرفؔ مرا
ہوگا جنت میں ٹھکانہ مصطفیٰ کے نام پر

دل میں نبی نبی ہے زباں پر نبی نبی
اندر نبی نبی ہے تو باہر نبی نبی

کرتی ہے رقص باد صبا اس کے آس پاس
کہتا ہے جب بھی کوئی قلندر نبی نبی

بوجہل کو لگا کہ کوئی بم ہی پھٹ گیا
مٹھی میں رہ کے بولا جو کنکر نبی نبی

آفاقی رنگ ملتا ہے اس کے خیال کو
کہتا ہے جب ادب سے سخنور نبی نبی

سنتے ہی قدسیان فلک جھومنے لگے
جب بولے ہیں زباں سے ابوذر نبی نبی

بے ساختہ پسر کی زباں پر بھی آئے گا
جب بولے گی زبان سے مادر نبی نبی

اشرف، خدائے پاک کی حمد و ثنا کے بعد
میرے لئے وظیفہ ہے بہتر نبی نبی

عام ہر سو کلمۂ اسلام کرنا چاہیے
کچھ نہ کچھ اس زندگی میں کام کرنا چاہیے

بھیجتا ہے خود خدائے پاک آقا پر درود
کام مومن کو یہ صبح و شام کرنا چاہیے

اعلی حضرت ہند میں ہیں اہل سنت کے امام
ان کے پیغام عمل کو عام کرنا چاہیے

اس کے چلنے سے خسارہ ہے سڑک کا لازمی
اس لئے نجدی کا چکا جام کرنا چاہیے

ہر طرح کی کامیابی کا ہے زینہ یہ نماز
ہر جگہ پر عام یہ پیغام کرنا چاہیے

درس دیتا ہے زمانے کو حسینی قافلہ
زندگی میں کم سے کم آرام کرنا چاہیے

لکھ کے نعت ومنقبت اور تہنیت، اشرف رضا
کچھ تو فن شاعری میں نام کرنا چاہیے

جس کو نسبت ہے دیار احمد مختار سے
ساری دنیا دیکھتی ہے اس کو چشم پیار سے

پھوٹتی رہتی ہیں ہر لمحہ شعائیں نور کی
اللہ اللہ مسجد نبوی کی ہر دیوار سے

بھول کر بھی اس کو چھو کرتی نہیں ہیں آفتیں
ہے تعلق جس کا جس کا حیدر کرار سے

وہ رہے بھوپال دلی یا سہارنپور میں
بچ نہیں سکتا کوئی نجدی رضا کے وار سے

واقعی ایمان کو ملتی ہیں تازہ قوتیں
اے امام اہل سنت آپ کے افکار سے

میرے آقا نے کیا چودہ صدی پہلے قیام
نور اب بھی پھوٹتا ہے ثور کے اس غار سے

کل اثاثہ دین کی خاطر لٹانا چاہیے
یہ سبق ہم کو ملا عثمان کے ایثار سے

اچھے اچھے لفظ میں چنتا ہوں اے اشرفؔ رضا
حضرت علامہ ارشد کے بھی لالہ زار سے

قلب سرشار ہے مدینے سے
ذہن بیدار ہے مدینے سے

ہم فقط اس سے پیار کرتے ہیں
جس کو بھی پیار ہے مدینے سے

شاعرِ نعت کی ہے یہ بولی
فکر ضو بار ہے مدینے سے

کس کے سینے میں دل نہیں موجود
کس کو انکار ہے مدینے سے

عزتوں کا بھی ہے وہی مرکز
سر پہ دستار ہے مدینے سے

ساری شادابیوں کا کہنا ہے
گل مہک دار ہے مدینے سے

ہر مہاجر کا ہے یہی مسکن
شان انصار ہے مدینے سے

عید ہو چاہے بقرعید اشرفؔ
حسنِ تہوار ہے مدینے سے

دیکھئے کس طرح فضل باری ہوا
فیض ہے میرے آقا کا جاری ہوا

جھنڈا لے کر چلے دین کا جب عمر
کفر و ظلمت پہ سناٹا طاری ہوا

سر جھکا کر ادب کر رہا ہے فلک
چاند بھی میرے آقا پہ واری ہوا

مکر کے بوجھ سے ہے دبا اس قدر
سر اٹھانا بھی نجدی کا بھاری ہوا

دے رہا ہے وہ دولت شہنشاہ کو
ان کے دربار کا جو بھکاری ہوا

اولیا کی وہ تعظیم کیسے کرے
فہم و عقل و خرد سے جو عاری ہوا

جس کو اشرفؔ ہوا بغض صدیق سے
کوئی کچھ بھی کہے وہ تو ناری ہوا

یادِ آقا بسا کے چلتے ہیں
دل مدینہ بنا کے چلتے ہیں

جو حسینی ہیں ہر زمانے میں
فخر سے سر اٹھا کے چلتے ہیں

شامِ طیبہ کی یاد آتی ہے
قافلے جب ہوا کے چلتے ہیں

آسمانوں پہ بھی ادب کے ساتھ
تذکرے کربلا کے چلتے ہیں

چاند تارے دیارِ آقا میں
اپنے سر کو جھکا کے چلتے ہیں

اعلی حضرت کا لے کے جھنڈا ہم
دشمنوں کو جلا کے چلتے ہیں

اعلی حضرت کے شہر میں اشرفؔ
نعت ہم گنگنا کے چلتے ہیں

گلزار فن ہو میرا معطر خدا کرے
ہو شغل میرا مدح پیمبر خدا کرے

اپنی تو بس یہی ہے تمنا حیات کی
دل ہو نبی کے عشق کا پیکر خدا کرے

پڑھ کر درود سویا رہوں اور خواب میں
تشریف لائیں شافع محشر خدا کرے

جو آنکھ بند کرکے دکھا دے در نبی
مل جائے کوئی ایسا قلندر خدا کرے

روضے کی جالیوں پہ کبھی ہو ٹکی نظر
پیش نظر ہو روضۂ اطہر خدا کرے

ہردم جہاں ملک کا مقدس ہجوم ہے
میں بھی کبھی وہ دیکھ لوں منظر خدا کرے

نعت رسول پاک سے اشرفؔ رہے شغف
بن جاؤں میں بھی ایک سخنور خدا کرے

یہی زندگی کا اثاثہ بہت ہے
مرے واسطے بس مدینہ بہت ہے

الٰہی نہ رہ جائے حسرت ادھوری
مدینے کی مجھ کو تمنا بہت ہے

فقیرِ درِ سیدہ بن گیا ہوں
ملے ان کے در کا نوالہ بہت ہے

نہیں چاہیے مجھ کو دینار و درہم
مجھے صرف کہہ دیں وہ اپنا بہت ہے

سنبھل کر لکھو نعتِ شاہِ مدینہ
کہ اس رہ میں غافل کو خطرہ بہت ہے

یزیدوں کو دہشت دلانے کی خاطر
حسین ابن حیدر کا نعرہ بہت ہے

ہے سبطین ملت کا اشرف، خلیفہ
حصولِ کرم کو یہ تمغہ بہت ہے

محمد مصطفےٰ خیر الوریٰ کی بات کرتے ہیں
ہم اپنے گھر پہ محبوب خدا کی بات کرتے ہیں

سرور وکیف کی لذت سے دل آباد ہوتا ہے
جو ہم سرکار کی زلف دوتا کی بات کرتے ہیں

ہماری نبض ایماں میں حرارت آنے لگتی ہے
کبھی جب ہم علی شیر خدا کی بات کرتے ہیں

تصور میں ہیں آتیں مصطفےٰ کی لاڈلی بیٹی
عقیدت سے کبھی جب ہم حیا کی بات کرتے ہیں

نبی کے چاہنے والوں کا یہ انداز تو دیکھو
وضو کرکے مدینہ طیبہ کی بات کرتے ہیں

ہمارے گھر کے بچوں کا نصیبہ کتنا اچھا ہے
یہ چھوٹے ہیں مگر غوث الوری کی بات کرتے ہیں

عقیدے کے تحفظ کی کہیں جب بات چلتی ہے
تو اشرف ؔہم امام احمد رضا کی بات کرتے ہیں

مہکا ہوا ہے کتنا گلزار مدینے کا
مولی نے بڑھایا ہے معیار مدینے کا

رمضان میں ہو جاتا طیبہ کا سفر اپنا
تو کھانے کو مل جاتا افطار مدینے کا

انوار و تجلی کا رہتا ہے سماں ہر دم
ہر ذرہ نظر آیا ضوبار مدینے کا

رہتی ہے شفا ہر دم موجود ہواؤں میں
جس شہر میں رہتا ہے بیمار مدینے کا

سورج کی شعائیں بھی اس در کا ہی صدقہ ہیں
انوار کا مصدر ہے دربار مدینے کا

ہر حسن و لطافت کو وہ بھول ہی جاتا ہے
اک بار جو کرتا ہے دیدار مدینے کا

مے پینے کی خواہش ہے اشرفؔ تو چلے جاؤ
اجمیر میں رہتا ہے میخوار مدینے کا

نعتِ سرکار دوعالم مری پہچان رہے
وصفِ آقا مرے افکار کا عنوان رہے

روز اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں
چاہے کچھ بھی ہو سلامت مرا ایمان رہے

شہرِ طیبہ کے گلستان سے آئے خوشبو
مہکا مہکا مری چاہت کا گلستان رہے

جس طرح میں ہوں شہ دیں کی محبت کا اسیر
میری اولاد بھی سرکار پہ قربان رہے

زندگی سیرت سرکار پہ گذرے ساری
سامنے سید کونین کا فرمان رہے

سب پہ مختار دوعالم کی برابر ہے نظر
کوئی مفلس رہے دنیا کا یا سلطان رہے

آرزو ہے کہ مدینے کو چلوں جب اشرفؔ
ہاتھ میں نعت شہ طیبہ کا دیوان رہے

لمحہ لمحہ مدحت خیرالوری کرتا رہوں
گلستان عشق و الفت کو ہرا کرتا رہوں

کھا کے صدقہ سرورِ کون و مکاں کی آل کا
ہر گھڑی میں شکر کے سجدے ادا کرتا رہوں

کوئی مشکل آنہیں سکتی ہے میرے آس پاس
میں اگر ذکرِ شہِ مشکل کشا کرتا رہوں

بھیج کر سرکار پر ہدیہ درود پاک کا
میں بھی اپنے آپ کو غم سے رہا کرتا رہوں

یا الٰہ العالمیں اس کی مجھے توفیق دے
زندگی بھر میں تری حمد و ثنا کرتا رہوں

مسلک احمد رضا پر مجھ کو قائم رکھ سدا
روز و شب اللہ سے میں یہ دعا کرتا رہوں

حضرتِ سبطین کے صدقے دعا اشرفؔ ہے یہ
عام دنیا بھر میں پیغامِ رضا کرتا رہوں

عشق احمد جس کے دل میں جاگزیں ہوجائے گا
موت کے آتے ہی وہ جنت نشیں ہوجائے گا

سیرتِ سرکار سے کرلے اجالا جو کشید
وہ فرشتوں کی نظر میں بھی حسیں ہوجائے گا

باغِ جنت کی اسے خوشبو ملے گی دم بہ دم
عشق احمد کے نگر میں جو مکیں ہوجائے گا

ہے جو عبدالمطلب کی پاک پیشانی میں نور
دیکھنا کل رحمۃ اللعالمیں ہو جائے گا

تاجداری اس کو دیکھے گی نگاہِ رشک سے
جو فقیرِ سرور دنیا و دیں ہو جائے گا

مادیت اس کو لے سکتی نہیں ہے قید میں
جو اسیرانِ مدینہ کے قریں ہو جائے گا

پنجتن کے ذکر سے آباد سینہ کیجئے
دل محبت کی امانت کا امیں ہو جائے گا

غور سے اشرفؔ پڑھو اپنے رضا کی شاعری
خود تخیل تیرا نکتہ آفریں ہو جائے گا

جو شیدائے حبیبِ ربِ اکبر ہو نہیں سکتے
ہمیشہ پست ہی ہوں گے وہ اوپر ہو نہیں سکتے

دلوں تک آنے والی روشنی تیری ہے روز افزوں
فلک کے چاند تارے تم سے بہتر ہو نہیں سکتے

غلامیٔ شہِ کونین فخر و ناز ہے جن کا
کسی عالم میں وہ حیران و ششدر رہ ہو نہیں سکتے

دلوں کو روشنی ملتی ہے عشقِ مصطفائی سے
فقط سجدوں سے زاہد، دل منور ہو نہیں سکتے

نبی کی عظمتوں کے جو بھی منکر ہیں زمانے میں
کبھی نارِ جہنم سے وہ باہر ہو نہیں سکتے

عجب محبوبیت ہے خارہائے دشتِ طیبہ کی
کہ گلہائے زمانہ ان سے بڑھ کر ہو نہیں سکتے

صحابہ کو خدائے پاک نے بخشی ہے وہ عزت
کہ غوث، ابدال بھی ان کے برابر ہو نہیں سکتے

فدا جو جان اپنی کر گئے ماہِ نبوت پر
کسی صورت وہ رسوا روزِ محشر ہو نہیں سکتے

کریں ہم عشق کا اظہار کس انداز میں آقا
کہ ہم مکڑی کا جالا یا کبوتر ہو نہیں سکتے

بہت اردو کے شاعر ہوں گے دنیا میں مگر اشرفؔ
رضا نوری کے جیسے اب سخنور ہو نہیں سکتے

صل علیٰ پکارو سرکار آ رہے ہیں
غم کا نشاں مٹانے غمخوار آ رہے ہیں

گھر بی بی آمنہ کا رشک ارم بنا ہے
بن کر سراپا رحمت مختار آ رہے ہیں

مکہ کی سر زمیں پر پیغمبر معظّم
انسانیت کو دینے معیار آ رہے ہیں

دختر کشی کی لعنت دنیا سے ختم ہوگی
ہر ظلم کو مٹانے سرکار آ رہے ہیں

ظلمت کدوں میں دیپک توحید کے جلیں گے
تقسیم کرنے آقا انوار آ رہے ہیں

ہم عاصیوں کے لب پر ہوگا یہ روزِ محشر
لو ہم کو بخشوانے سرکار آ رہے ہیں

جیسے ہی حکم پہنچا، جڑ سے اکھڑ کے فورا
دربارِ مصطفےٰ میں اشجار آ رہے ہیں

جو قوم سو رہی تھی برسوں سے اِس جہاں میں
کرنے حضور اس کو بیدار آ رہے ہیں

انسانیت کی خاطر راہِ نجات اشرفؔ
کرنے رسول اعظم ہموار آ رہے ہیں

مجھے بھی دید کا شربت پلا دو یا رسول اللہ
رخِ انور سے پردے کو ہٹا دو یا رسول اللہ

بڑی مدت سے میرے دل میں یہ خواہش مچلتی ہے
مجھے بھی گنبدِ خضریٰ دکھا دو یا رسول اللہ

تمہاری مدح بے شک کامیابی کی ضمانت ہے
ہمیں بھی نعت اب کہنا سکھا دو یا رسول اللہ

تمنّا ہے جلاکر اپنی یادوں کی حسیں شمعیں
مرے ایوانِ دل کو جگمگا دو یا رسول اللہ

شبِ فرقت کی ہے چھائی ہوئی آنکھوں میں تاریکی
دکھا کے جلوہ تم اس کو مٹا دو یا رسول اللہ

گناہوں سے بچوں ہر دم شریعت پر چلوں پیہم
مجھے بھی خوابِ غفلت سے جگا دو یا رسول اللہ

مکمل زندگی گذرے درِ سبطینِ ملت پر
مجھے اس شان کا خادم بنا دو یا رسول اللہ

تمنّا ہے ترے دیدار کی اشرفؔ کو مدت سے
کبھی اِس کو زیارت بھی کرا دو یا رسول اللہ

تخیل ناز کرتا ہے قلم گوہر لٹاتا ہے
نبی کی نعت پڑھنے سے یہ دل تسکین پاتا ہے

فرشتے ناز فرماتے ہیں اس کی خوش نصیبی پر
مدینے کی زیارت کے لئے جو شخص جاتا ہے

خصوصی فضل ہے یہ خالقِ کونین کا مجھ پر
شہِ بطحا کی الفت میں مرا دِل مسکراتا ہے

نبی کی نعت لکھنے کے لئے جب سوچتا ہوں میں
تصوّر میں مرے طیبہ کا منظر جگمگاتا ہے

اسی کو ماہرِ فن بولئے فخرِ ادب لکھئے
درِ حسّان بن ثابت سے جو بھی فیض پاتا ہے

کسی محفل میں جب لگتا ہے نعرہ اعلیٰ حضرت کا
تو اس کی گونج سے ہی بدعقیدہ کانپ جاتا ہے

نگاہیں جب بھی جاتی ہیں مری کانکیر کی جانب
کسی کی یاد تڑپاتی ہے دل آنسو بہاتا ہے

شمار اس کا ہے کن لوگوں میں اشرفؔ فیصلہ کر لو
رضا کے باغیوں سے ہاتھ جو جا کر ملاتا ہے

سجا دو ہر گلی کوچہ نبی کی آمد آمد ہے
لگاؤ جھوم کر نعرہ نبی کی آمد آمد ہے

چمن سرسبز ہے خوشبو عجب سی ہے فضاؤں میں
شگفتہ ہے ہر اک غنچہ نبی کی آمد آمد ہے

پہن کر حشر میں سہرا شفاعت کا جب آئیں گے
تو ہوگا ہر طرف شہرہ نبی کی آمد آمد ہے

کہیں گے حشر میں خدمت کے قدسی اعلیٰ حضرت سے
سناؤ نعت کا نغمہ نبی کی آمد آمد ہے

نبی کے عاشقو! ماہِ منور میں عقیدت سے
کرو دل کھول کر صدقہ نبی کی آمد آمد ہے

حلیمہ سعدیہ کا گھر ہوا برکت کا گہوارہ
سبب کیا ہے؟ جواب آیا نبی کی آمد آمد ہے

زبانوں پر غلامان نبی کی آخری دم تک
ربیع النور میں ہوگا نبی کی آمد آمد ہے

منائیں گے سدا جشن ولادت شان سے مومن
نہ ہوگا بند یہ نغمہ نبی کی آمد آمد ہے

بہت تیاریاں ہیں قبر میں درکار اے اشرفؔ
ابھی سے مستعد ہو جا نبی کی آمد آمد ہے

❀

خالقِ کونین کا مجھ پر بڑا احسان ہے
میں غلام مصطفےٰ ہوں یہ مری پہچان ہے

جان و دل کی کیا حقیقت اور مرے ماں باپ کیا
ان کے نام پاک پر سارا جہاں قربان ہے

جب سے آیا ہوں غلامی میں شہِ کونین کی
فضل مولیٰ سے ہر اک مشکل مری آسان ہے

عشقِ سرکارِ دو عالم دل میں ہے جلوہ فگن
آخرت کے واسطے اپنا یہی سامان ہے

چار دن کی چاندنی ہے سلطنت دنیا کی یہ
جو گدائے مصطفےٰ ہے دائمی سلطان ہے

مصطفےٰ کی شان میں کرتے ہیں جو گستاخیاں
حشر میں ان کے لئے نقصان ہی نقصان ہے

گلستانِ اہل سنت بن گیا چھتیس گڑھ
ہم شبیہ مفتیٔ اعظم کا یہ فیضان ہے

بن گئے مہمانِ کعبہ آپ اے اختر رضا
کیا انوکھا مرتبہ ہے کیا نرالی شان ہے

کاش میں بھی دیکھ لوں دربارِ محبوبِ خدا
خادمِ سبطین کے دل میں یہی ارمان ہے

دشمنِ آقا سے اشرفؔ دوستی اچھی نہیں
دوزخی ہے وہ یہی قرآن کا اعلان ہے

جو نامِ محمد پر اپنے ، تن من کو نثارا کرتے ہیں
مولیٰ کی قسم وہ آنکھوں سے جنت کا نظارا کرتے ہیں

جو لوگ سجاتے ہیں محفل، میلادِ رسولِ اکرم کی
وہ اپنے اپنے گھر بھر کی، تقدیر سنوارا کرتے ہیں

دربارِ نبی کو چھوڑ کے ہم، کیوں جائیں کہیں منظور نہیں
ہم لوگ مدینے والے کے، ٹکڑوں پہ گزارا کرتے ہیں

ہر مسئلہ ان کا ہوتا ہے آسان اسی دم چٹکی میں
زہرا کے دلاروں کو جو بھی مشکل میں پکارا کرتے ہیں

ہے میرے نبی کی شان عجب ہر ذرّہ ہے کرتا ان کا ادب
اشجار بھی آتے ہیں چل کر، جب آپ اشارا کرتے ہیں

انگشت نبی پیاری پیاری، ہے فیض وکرم جس سے جاری
جب جوش پہ آئے غمخواری، تشنے بھی گزارا کرتے ہیں

کونین کا مالک اے اشرفؔ خالق نے بنایا ہے ان کو
جن، انس و ملک، حور و غلماں جان ان پر وارا کرتے ہیں

دونوں عالم کے حاجت روا آ گئے
بن کے مشکل کشا مصطفٰے آ گئے

ہر طرف ہو گیا روشنی کا سماں
دہر میں جب وہ نورِ خدا آ گئے

جس پہ چلنے سے عرفانِ مولٰی ملے
دین لے کر وہ شاہِ ہدٰی آ گئے

سیدہ آمنہ آپ کی گود میں
مرحبا خاتم الانبیا آ گئے

وجد میں آ گیا کعبۂ محترم
جب ہوا شور خیر الورٰی آ گئے

بن کے رحمت سبھی کے لئے مرحبا
اس جہاں میں حبیبِ خدا آ گئے

سارے اصنامِ کعبہ گرے سر کے بل
جب وہ کعبہ کے بدر الدجی آگئے

سارا عالم ہے خوشیوں میں اشرفؔ رضا
آج سلطانِ جود و سخا آگئے

عشقِ احمد کا دِیا دل میں جلا کر دیکھو
گنبدِ خضریٰ نگاہوں میں بسا کر دیکھو

سرد ہو جائے گی فی الفور ہر اک غم کی تپش
آتشِ عشقِ نبی دل میں لگا کر دیکھو

ساری دنیا کی خوشی آ کے قدم چومے گی
ذکرِ سرکار میں کچھ وقت بِتا کر دیکھو

لذتِ عشقِ بلالی تمہیں ہوگی حاصل
میرے آقا کی غلامی میں تو آ کر دیکھو

عظمتِ شاہِ امم تم کو نظر آئے گی
عشقِ احمد کا ذرا چشمہ لگا کر دیکھو

خیر و برکت لئے بارات چلی آئے گی
محفلِ ذکرِ نبی گھر میں سجا کر دیکھو

داد و تحسین فرشتے تمہیں دیں گے آکر
نغمۂ نعتِ شہِ بطحا سناکر دیکھو

میرا چیلینج ہے بیمار شفا پائے گا
آبِ زمزم تو اسے آپ پلا کر دیکھو

جلوہ سرکار کا آئے گا نظر اے اشرفؔ
سرمۂ خاکِ مدینہ تو لگاکر دیکھو

حاضری ہو مری سرکار تو میں رشک کروں
جیتے جی دیکھ لوں دربار تو میں رشک کروں

غم کرو دور اے غم خوار تو میں رشک کروں
خوش و خرم رہوں سرکار تو میں رشک کروں

سامنے دیکھ کے مجھ کو یہ کہیں حور و ملک
ہے یہ دیوانۂ سرکار تو میں رشک کروں

شبِ تاریکئ مرقد کو مٹانے کے لئے
آقا ہو آپ کی پیزار تو میں رشک کروں

شہر طیبہ میں پہنچ کر یہ دعا کی میں نے
حاضری ہو مری ہر بار تو میں رشک کروں

با ادب پیش کروں گا میں سلاموں کی لڑی
حشر میں جب کہ ہو دیدار تو میں رشک کروں

اہل محشر کہیں سبطین کا خادم مجھ کو
ایسا ہو گر مرا کردار تو میں رشک کروں

جن کو پروانۂ جنت مرے آقا دیں گے
ان میں ہو یہ بھی گنہ گار تو میں رشک کروں

تم تو حسان و رضا کے ہو مقلد اشرفؔ
کاش کہہ دیں مرے سرکار تو میں رشک کروں

جب اغثنی یا رسول اللہ پکارا حشر میں
رحمت کونین کا پایا سہارا حشر میں

کس کی ہمت روک دے جنت میں جانے سے اسے
جس کی جانب مصطفےٰ کر دیں اشارہ حشر میں

باندھ کر سہرا شفاعت کا جب آئیں گے حضور
خوش جمال و دل نشیں ہوگا نظارہ حشر میں

ان کی رحمت بحرِ عصیاں میں نہ چھوڑے گی کبھی
عاصیوں کو مل ہی جائے گا کنارا حشر میں

ہر طرف سے اذھبوا سن کر کریں گے عرض سب
اب تو ہے بس آپ کا ہم کو سہارا حشر میں

ہیں تہی دامن مگر ہم عاصیوں کو آس ہے
بخشوائے گا ہمیں مولیٰ کا پیارا حشر میں

مصطفیٰ کی عظمتوں کا جو بھی منکر ہے یہاں
رحم کی خاطر پھرے گا مارا مارا حشر میں

وجد میں گذریں گے پل سے عاشقوں کے قافلے
رحمتِ عالم کا جب ہوگا اشارا حشر میں

جاؤ گے جنت میں تم بھی شان سے اشرفؔ رضا
جب عیاں ہو جائے گا مسلک تمہارا حشر میں

بات کر با وضو مدینے کی
جب چلے گفتگو مدینے کی

ہو کرم مجھ پہ رحمتِ عالم
دل میں ہے آرزو مدینے کی

فکر کی انجمن میں پھیلی ہیں
تابشیں چار سو مدینے کی

ہوگی مشتاق کل تری جنت
آج کر جستجو مدینے کی

سر کٹاتے نہ کیوں امام حسین
رکھنی تھی آبرو مدینے کی

میرے مرشد کی قبر انور سے
خوب آتی ہے بو مدینے کی

روح تن سے ہو جب جدا اشرفؔ
ہو فضا رو برو مدینے کی

بارھویں گھر پر منایا کیجئے
اور شیطاں کو رلایا کیجئے

حاضری کے واسطے یا مصطفیٰ
ہم غریبوں کو بلایا کیجئے

عید میلاد النبی کے نام پر
ہر جگہ صدقہ لٹایا کیجئے

دشمنانِ احمدِ مختار کو
اپنی مسجد سے بھگایا کیجئے

شمعِ یادِ نورِ حق سے ہر گھڑی
دل کی دنیا جگمگایا کیجئے

اولیاء اللہ کا دشمن ہے جو
ہاتھ مت اس سے ملایا کیجئے

ذکر سرکار دو عالم کے لئے
اپنے گھر محفل سجایا کیجئے

دل پریشاں ہو اگر اشرف رضا
نعتِ سرور گنگنایا کیجئے

مصطفیٰ کا دونوں عالم میں کہاں قبضہ نہیں
عالمِ امکاں میں ان کا کس جگہ چرچا نہیں

دیکھتے ہی عاصیوں کے لب پہ ہوگی یہ صدا
شافعِ محشر چلے آئے ہیں اب خطرہ نہیں

تھی ہمیشہ یہ نصیحت مرشدی سبطین کی
ساتھ اُن کے دشمنوں کے بیٹھنا اٹھنا نہیں

زلف لہرائے سرِ محشر جب آئیں گے حضور
کہہ اٹھیں گے اہلِ محشر آپ سا دیکھا نہیں

سارے عالم کی انہیں کے نور سے تخلیق ہے
کس جگہ کونین میں سرکار کا جلوہ نہیں

سارا عالم ہے سوالی قاسمِ نعمت ہیں وہ
سائلوں کا ہے عقیدہ آپ سا داتا نہیں

مسلکِ احمد رضا ہی ہے صراطِ مستقیم
ما سوا اس کے کوئی بھی راستہ سیدھا نہیں

منکرو! رشتہ غلامی کا نبی سے جوڑ لو
ورنہ روزِ حشر کوئی کام آئے گا نہیں

جس جگہ رکھ دیں نبی اپنا قدم
وہ زمیں بن جاتی ہے رشک اِرم

روز دیتے ہیں یہودی غم پہ غم
رحمۃ اللعالمیں کیجے کرم

رب ھبلی امتی کہتے ہوئے
بخشوائیں گے ہمیں شاہِ امم

جس کی عظمت کا پڑھے خطبہ زمیں
عرش و کرسی آسماں لوح و قلم

آمنہ کے لال جب پیدا ہوئے
گر پڑے ہیں منہ کے بل سارے صنم

لاج رکھ لینا خدارا حشر میں
کھل نہ جائے یا نبی میرا بھرم

زلف ہے واللیل رخ ہے والضحیٰ
ہیں مجسم نور از سر تا قدم

جب چلیں وہ ہوں معطر راستے
مسکرا دیں دور ہوں رنج و الم

زلف بکھرے چھائے رحمت کی گھٹا
اور جب سمٹیں تو ہو صبحِ کرم

سر نہیں، آنکھوں کے بل چلئے جناب
ہے یہاں کا ذرہ ذرہ محترم

سیدِ کونین کو اپنی طرح
جو کہے شیطان ہے رب کی قسم

سہمے سہمے ہیں مسلماں شام میں
چاہیے مولیٰ ترا فضل و کرم

شام پر شیطان کی یلغار ہے
نخوتِ ابلیس کو کر دے بھسم

یورشِ افتاد ہے چاروں طرف
کیوں مسلماں ہیں پریشاں دم بدم

شر کشوں کی شرکشی کر دے فنا
تجھ سے مولیٰ یہ دعا کرتے ہیں ہم

کر دے غارت دشمنوں کو یا خدا
قومِ مسلم پر جو کرتے ہیں ستم

شام کے حالات سن کر دوستو!
ہو گئیں اشرف رضا کی آنکھ نم

مناقب

میرے دل پر بھی نگاہِ غوث کا چل جائے تیر
میں بھی بن جاؤں خدایا غوث اعظم کا اسیر

آپ کے دربار سے وابستگی جس کی ہوئی
دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہو گیا روشن ضمیر

ہر ولی کی انجمن میں آپ کی ہے روشنی
با خدا چرخِ وِلا کے آپ ہیں بدر منیر

ہو گئیں باہر بھنور سے تاجروں کی کشتیاں
جب کہا ہے المدد یا غوث اعظم دستگیر

سارے پیروں میں ہیں غوث پاک عالی مرتبت
اہلِ سنت بولتے ہیں اس لئے پیرانِ پیر

اولیا کا قافلہ جائے نہ کیوں سوئے جناں
ہیں جناب غوث اعظم اس جماعت کے امیر

میرے آقا نے چٹایا آپ کو اپنا لعاب
کیوں نہ ہوگا بول بالا آپ کا میروں کے میر

غوث اعظم کی غلامی میں گذر جائے حیات
یہ دعا مقبول ہو جائے مری ربِ قدیر

علم، تقویٰ، زہد، کردار و عمل، صبر و رضا
غوث اعظم آپ ہیں ہر زاویے سے بے نظیر

اپنے اشرفؔ کو بلا بھی لیجئے بغداد میں
کب تلک پھرتا رہے گا مارا مارا یہ فقیر

شاہِ بطحا کی عنایت سے ہے سایہ غوث کا
گرمیٔ محشر میں بھی ہوگا سہارا غوث کا

کیوں نظر آئیں نہ جلوے حسن عالم تاب کے
نورِ احمد سے منور ہے سراپا غوث کا

جیسے افضل ہیں رسولوں میں حبیبِ کبریا
اولیا میں ویسے ہی رتبہ ہے اعلیٰ غوث کا

یہ بلندی یہ سعادت یہ وِلایت کا مقام
شیر خواری میں نہ چھوٹا کوئی روزہ غوث کا

دشمنِ خیر الوریٰ ہے دشمنِ غوث الوریٰ
وہ ہے پیارا مصطفیٰ کا جو ہے پیارا غوث کا

قبر میں پہچان لوں گا سرور کونین کو
خادمِ سبطین ہوں اور نام لیوا غوث کا

کیا عجب گر مرشد برحق پکاریں حشر میں
ہو کدھر سبطینیو! کر لو نظارا غوث کا

قادریت اپنی اشرفؔ کیوں نہ مستحکم رہے
سیدی سبطین نے ڈالا ہے پٹہ غوث کا

مدد کا وقت ہے فریاد یا غوث
کرو ہم سب کی اب امداد یا غوث

گناہوں کے سمندر میں گھرا ہوں
بیاں کیسے کروں روداد یا غوث

جو دشمن ہیں نبی کے اولیا کے
کرو تم ان کا گھر برباد یا غوث

تیری یادوں میں ایسا گم رہوں میں
نہ پھر آئے کسی کی یاد یا غوث

تمہاری منقبت جب بھی پڑھوں میں
ملے سب سے مبارک باد یا غوث

سجائی جا رہی ہے ہر کسی کے
گھروں میں محفلِ میلاد یا غوث

بچا لو مکرِ شیطاں سے مجھے تم
کہ تکتے ہیں مجھے صیاد یا غوث

خصوصی ہو کرم اشرفؔ رضا پر
یہیں سے دیکھ لے بغداد یا غوث

جذبۂ عشق، غوث الوریٰ دیجئے
زندگانی کی لذت بڑھا دیجئے

دل کی حسرت مری اب مٹا دیجئے
شہرِ بغداد مجھ کو دکھا دیجئے

جد امجد کے صدقے میں غوث الوریٰ
دل کی دنیا مری جگمگا دیجئے

دید کے واسطے آنکھ ہے مضطرب
رخ سے پردہ ذرا سا ہٹا دیجئے

جن کے دل میں نبی کی محبت نہیں
ان کے نام و نشاں کو مٹا دیجئے

غوث اعظم تمنا ہے اشرف کی بھی
اپنی نورانی تربت دکھا دیجئے

اہل محفل ہیں اشرفؔ رضا منتظر
منقبت غوث کی اب سنا دیجئے

دلوں پر حکومت مرے غوث کی ہے
بڑی شان و شوکت مرے غوث کی ہے

لٹیروں کو پل میں ولی کرنے والی
نگاہوں میں طاقت مرے غوث کی ہے

قدم اولیا نے لیا گردنوں پر
وہ شان ولایت مرے غوث کی ہے

جو تعظیم کرتا ہے نامِ نبی کی
اُسی پر عنایت مرے غوث کی ہے

ہتھیلی پہ ہی دیکھ لیتے ہیں دنیا
کچھ ایسی بصارت مرے غوث کی ہے

رضا کیوں نہ باطل کی دھجی اڑائیں
عطا کردہ ہمت مرے غوث کی ہے

تری منقبت سے ہے ظاہر یہ اشرفؔ
ترے دل میں الفت مرے غوث کی ہے

ایشیا ہی نہیں یورپ بھی ہے شیدا تیرا
خواجۂ ہند بڑا نام ہے اعلی تیرا

کیسا کردار تھا کیسی تھی ادائے اخلاص
کلمہ کافر نے پڑھا دیکھ کے چہرہ تیرا

تجھ کو اللہ نے بخشے ہیں کرامات کے نور
انا ساگر کو اٹھا لیتا ہے کاسہ تیرا

میرا وجدان یہ کہتا ہے کہ ہوگی مقبول
رب سے جو مانگے دعا لے کے وسیلہ تیرا

سلطنت ہند کی بخشی ہے خدانے تجھ کو
اس وزارت میں ہے سب سے بڑا عہدہ تیرا

ہند میں اب بھی ہے روحانی حکومت تیری
دل کے ایوانوں پہ لہراتا ہے جھنڈا تیرا

حسنی اور حسینی ہے ترا حسب و نسب
سب سے انمول ترا کنبہ، قبیلہ تیرا

غم کے ماحول میں خوشیوں کی گھٹا چھاتی ہے
ذکر جب کرتا ہے یہ اشرف خستہ تیرا

افکار کی کرتے ہیں تزئین شہ سمناں
ہیں ہر دل عاشق کی تسکین شہ سمناں

عشاق کے چہروں پر کیونکر نہ خوشی چھائے
ہونے ہی نہیں دیتے غمگین شہ سمناں

کچھ بھی ہو در شہ سے رشتہ نہ کبھی ٹوٹے
ہردم یہی کرتے تھے تلقین شہ سمناں

ہے مجھ کو یقیں ہوگی مقبول دعا میری
اک بار اگر کہہ دیں آمین شہ سمناں

چشمان عنایت کی اب سخت ضرورت ہے
حالات ہیں بھارت کے سنگین شہ سمناں

اس کے ہی اجالوں میں طے اپنا سفر کرنا
بخشے جو تصوف کو آئین شہ سمناں

سرکار دوعالم کی سنت کا جو عامل ہے
بس اس کی ہی کرتے ہیں تحسین شہ سمناں

اک نعت کچھوچہ میں پڑھ آنا کبھی اشرفؔ
ہیں نعت رسالت کے شوقین شہ سمناں

مرتبہ ایسا ملا اونچا تجھے
علم والوں نے کہا آقا تجھے

عزم و استقلال کے میدان میں
پرتوِ شیر خدا پایا تجھے

راہِ جنت ہے ترا نقشِ قدم
دل نے اپنا مقتدا مانا تجھے

سیدِ کونین کے دربار سے
مل گیا حسنین کا صدقہ تجھے

تیری عظمت کے رہیں گے تذکرے
رب تعالیٰ نے کیا اونچا تجھے

ہو گئی اب دور فکر آخرت
یہ کہا مرشد نے جب دیکھا تجھے

شاہ فضل اللہ کا یہ فیض ہے
فضل والوں نے کہا اعلیٰ تجھے

دشمن خیر الوریٰ کے واسطے
غوثِ اعظم نے دیا نیزہ تجھے

جب بھی اشرفؔ نے تجھے آواز دی
اے رضا مشکل کشا پایا تجھے

بفضلِ خالقِ اکبر بریلی جا پہنچا
میں کرنے دل کو منور بریلی جا پہنچا

جہاں بھی ذکر ہوا میرے اعلیٰ حضرت کا
پرندہ فکر کا اُڑکر بریلی جا پہنچا

ہے عرس رضوی کا آئینہ عرسِ سبطینی
عقیدتوں کو سجاکر بریلی جا پہنچا

شبیہِ مفتیٔ اعظم کا فیض لینے کو
کرم کی آس لگا کر بریلی جا پہنچا

میں اپنے محسن و مرشد کا دیکھنے روضہ
ادب کا سُرمہ لگاکر بریلی جا پہنچا

چمن شگفتہ رہے میرے اعلیٰ حضرت کا
دعائیں مانگتا اَحقر بریلی جا پہنچا

حضور امین شریعت کی جب بھی یاد آئی
تو یہ فقیر تڑپ کر بریلی جا پہنچا

رضا کے مرقدانور کے واسطے اشرفؔ
لئے گلاب کی چادر بریلی جا پہنچا

عرسِ رضوی منانے بریلی چلیں
رب کا انعام پانے بریلی چلیں

رحمت و نور کی ہیں وہاں بارشیں
بارشوں میں نہانے بریلی چلیں

مصطفےٰ کی عنایت بریلی میں ہے
نورِ ایماں بڑھانے بریلی چلیں

عرسِ سبطینی رضوی میں اے سنیو!
جان و دل سب لٹانے بریلی چلیں

ہیں سخاوت کی نہریں رواں ہر طرف
پیاس دل کی بجھانے بریلی چلیں

مرکز اہل سنت ہے شہرِ رضا
نعرہَ حق لگانے بریلی چلیں

کیف و وجدان کے علم و عرفان کے
بٹ رہے ہیں خزانے بریلی چلیں

آؤ آواز دیتا ہے اشرفؔ رضا
دین و دنیا سجانے بریلی چلیں

عشق آقا میں گرفتار تھے استاد زمن
واصفِ سیدِ ابرار تھے استاد زمن

ان کے اشعار سنا کرتے تھے اعلی حضرت
سوچیے کتنے طرح دار تھے استاد زمن

داغ کہتے تھے جنہیں پیارے سے پیارے شاگرد
ہاں وہی صاحبِ معیار تھے استاد زمن

جو شریعت کے اصولوں پہ چلا کرتا تھا
اس کے تا عمر طرف دار تھے استاد زمن

الجھنیں دور وہ کردیتے تھے پل میں سب کی
دھوپ میں سایۂ دیوار تھے استاد زمن

ان کی یادوں کے دریچے میں تھی نعتوں کی مہک
واقعی حاملِ افکار تھے استاد زمن

ان کی تصنیف کی تعداد ہے لگ بھگ سترہ
اعلی درجے کے قلمکار تھے استاد زمن

ناز فرماتے تھے جن پر مرے اعلیٰ حضرت
عشق و الفت کے وہ مینار تھے استاد زمن

ان کی تو گذری ہے مداحئ سرور میں حیات
اپنے آقا کے وفادار تھے استاد زمن

اس سے بڑھ کر بھی سعادت ہو بھلا کیا اشرفؔ
عاشقِ سیدِ ابرار تھے استاد زمن

اصول فقہ میں اعلی سے اعلی مفتئ اعظم
ہوئے بزمِ تصوف کا اجالا مفتئ اعظم

عقیدت کا محبت کا رسالہ مفتئ اعظم
نبی کے عشق کا کوہِ ہمالہ مفتئ اعظم

یہی محسوس ہوتا جلوہ افگن اعلیٰ حضرت ہیں
نکلتے باندھ کر جس دم عمامہ مفتئ اعظم

ہے شہرہ آج بھی آفاق میں ان کے فتاوے کا
ہیں بھاری سیکڑوں مفتی پہ تنہا مفتئ اعظم

شرف بیعت کا جن کو مل گیا یہ ان کا کہنا ہے
کہ بخشش کا ہماری ہیں ذریعہ مفتئ اعظم

پھلے پھولے شریعت کا شجر ہر گل ہو شادابی
یہی بس دل میں رکھتے تھے تمنا مفتئ اعظم

لبوں سے پھول جھڑتے، آنکھ سے آنسو نکل جاتا
زباں سے کرتے جب ذکرِ مدینہ مفتئ اعظم

نمازی بن کے گھر کو لوٹتا تھا بے نمازی بھی
نصیحت میں وہ اپناتے تھے لہجہ مفتیٔ اعظم

ہوئی احقاق حق میں صَرف ان کی زندگی ساری
رہے ابطال باطل میں بھی پختہ مفتیٔ اعظم

ہوا اک زلزلہ سا اندرا گاندھی کی حکومت میں
لکھے ہیں ایسا نسبندی پہ فتوی مفتیٔ اعظم

کوئی مسلم اگر ٹائی پہن کر سامنے آتا
تو اس کو دیکھ کر ہوتے تھے غصہ مفتیٔ اعظم

ہم اِس احسان کا بدلہ چکا سکتے نہیں ہرگز
ہمیں جو دے گئے تاج الشریعہ مفتیٔ اعظم

گذارش ہے یہی ناچیز کی، عرض تمنا ہے
قیامت میں نہ ہم کو بھول جانا مفتیٔ اعظم

اگر ہیں حجۃ الاسلام اک آفاقی دانشور
تو زہد و اتقا میں ہیں یگانہ مفتیٔ اعظم

درِ سبطین سے یہ فائدہ بھی مل گیا ہم کو
سمجھتے ہیں ہمیں برسوں سے اپنا مفتیٔ اعظم

لقب یونہی نہ پایا تاجدارِ اہل سنت کا
جماعت کو دئے ہر دم سہارا مفتیٔ اعظم

یہ خواہش ہے کہ سہ ماہی نکالا میں نے جو اشرفؔ
مرا منظور کر لیں ہر شمارہ مفتیٔ اعظم

خرد کو مل گئی قوت مجدد الف ثانی سے
زمانہ سیکھ لے حکمت مجدد الف ثانی سے

سبھی اہل عقیدت مانتے ہیں اِس حقیقت کو
ملی سرہند کو شہرت مجدد الف ثانی سے

مجھے کیوں خوف ہو آخر کسی باطل کی دھمکی کا
مری مضبوط ہے ہمت مجدد الف ثانی سے

فقیرِ کوچۂ بغداد ہوں میں کیا سمجھتے ہو!
مری محفوظ ہے نسبت مجدد الف ثانی سے

کوئی کچھ بھی کہے وہ آدمی قسمت کا اچھا ہے
جسے بھی ہو گئی الفت مجدد الف ثانی سے

ہمیں معلوم ہے اچھی طرح ایوانِ باطل میں
ہے قائم آج بھی دہشت مجدد الف ثانی سے

زمانے کی نگاہوں میں معزز کیوں نہ ہو اشرفؔ
اسے حاصل ہوئی عظمت مجدد الف ثانی سے

حسین جلوہ دکھایا مجاہد ملت
دِوانہ تم نے بنایا مجاہد ملت

ہوا کے دوش پہ روشن چراغِ عشق کرو
سبق یہ تم نے پڑھایا مجاہد ملت

نبی کے نقشِ قدم پر ہمیشہ دل اپنا
ادب سے تم نے جھکایا مجاہد ملت

میرے رضا کے مشن کو بڑے سلیقے سے
ہے تم نے آگے بڑھایا مجاہد ملت

قسم خدا کی کہا جو زبانِ اقدس سے
وہ تم نے کرکے دِکھایا مجاہد ملت

نہ اقتدا کی عرب میں بھی تم نے باطل کی
الگ مصلیٰ بچھایا مجاہد ملت

جہالتوں کا اڑیسہ کے خِطے خِطے سے
اندھیرا تم نے مِٹایا مجاہد ملت

کِیا امین شریعت نے ذکر جب تیرا
فریدِ دہر بتایا مجاہد ملت

تمہارے عرس کا جس وقت آ گیا موسم
سبھی نے جشن منایا مجاہد ملت

فروغ تو نے دیا ہے رضا کے مسلک کو
چمن وفا کا سجایا مجاہد ملت

حضور امین شریعت نے قلبِ اشرفؔ میں
تمہارا عشق بسایا مجاہد ملت

رب تعالیٰ کی نعمت ہیں عبد العزیز
مصطفیٰ کی عنایت ہیں عبد العزیز

سادگی عاجزی سے عبارت حیات
نیک خو پاک سیرت ہیں عبد العزیز

جس سے پائی ہزاروں نے تابندگی
فکر کی وہ عمارت ہیں عبد العزیز

ناز کرتا ہے خود جن پہ ہندوستاں
ایسے معمارِ ملت ہیں عبد العزیز

حسنِ کردار و سیرت کا کیا پوچھنا
با وفا پاک طینت ہیں عبد العزیز

اِن سے سیراب ہے علم کا اک جہاں
منبعِ خیر و برکت ہیں عبد العزیز

دشمنانِ حبیب خدا کے لئے
خنجرِ اعلیٰ حضرت ہیں عبد العزیز

فکر صدر الشریعہ کے مظہر ہوئے
منظری ناز و نعمت ہیں عبد العزیز

شاد ہے جن سے دنیائے اہل سنن
باعثِ فرح و بہجت ہیں عبد العزیز

جن سے سیراب ہیں تشنگان صفا
موجِ بحر طریقت ہیں عبد العزیز

درس و تدریس میں ان کا ثانی نہیں
حافظِ دین و ملت ہیں عبد العزیز

مسلکِ اعلیٰ حضرت ہے اِن کا مشن
کس قدر ذی بصیرت ہیں عبد العزیز

ان کے دربار میں چلئے اشرفؔ رضا
مرجعِ اہل حاجت ہیں عبد العزیز

کہاں پہ برسا ترے فضل کا سحاب نہیں
وہ کون ہے جو ترے در سے فیضیاب نہیں

ترے گداؤں کے گھر پر نہ کیوں ہو خوش حالی
تو اتنا دیتا ہے جس کا کوئی حساب نہیں

وہ کالپی ہو مسولی ہو یا کہ مارہرہ
رضا کا فیض کہاں بولو دستیاب نہیں

ہے سر پہ باندھا عمامہ بھی عید کے دن ہی
پسندِ ابنِ رضا عام انتخاب نہیں

نواز دیں جسے سرکارِ مفتیٔ اعظم
کہے گا کون کہ وہ رشکِ آفتاب نہیں

یہ جو امینِ شریعت کہا بزرگوں نے
یہ چھوٹا موٹا خدا کی قسم خطاب نہیں

حضور امین شریعت سے جو مرید ہوا
بتایئے تو مجھے کون کامیاب نہیں

رضا شناسی کی تحریک عام کرنے میں
شبیہِ مفتیٔ اعظم ترِا جواب نہیں

نہ انتساب ہو مرشد کے نام سے اشرفؔ
مرے شعور کی ایسی کوئی کتاب نہیں

گلستانِ حکمت امین شریعت
گلابِ ولایت امین شریعت

چراغِ بلاغت امین شریعت
ضیائے فصاحت امین شریعت

ہر اِک اہلِ چھتیس گڑھ کے لئے ہیں
خدا کی عنایت امین شریعت

ضیا بار چہرے پہ رنگِ ملاحت
بہت خوب صورت امین شریعت

ارادت کا انعام تجھ کو ملے گا
کریں گے جو بیعت امین شریعت

تھے علم و عمل زہد و تقویٰ کے پیکر
سراپا سعادت امین شریعت

ہر اک زاویے سے نظر آ رہے ہیں
سراپا محبت امین شریعت

ولی باپ دادا ہے ولیوں کا کنبہ
بہارِ ولایت امین شریعت

مریدوں کے بارے میں آقا سے کہہ کر
دلائیں گے جنت امین شریعت

ہے سلمانِ ملت کا عالم میں شہرہ
تمہاری بدولت امین شریعت

ادا جانشینی کا حق کر رہے ہیں
یہ سلمانِ ملت امین شریعت

مزار مقدس پہ حاضر ہوا ہوں
کرو چشمِ رحمت امین شریعت

یہ حق ہے کہ کانکیر کی سر زمیں کو
ملی تجھ سے شہرت امین شریعت

تمہاری غلامی میں اشرفؔ جو آیا
چمک اٹھی قسمت امین شریعت

بحرِ جود و سخا میرے سبطین ہیں
قائد بے رِیا میرے سبطین ہیں

صاحبِ دل بھی ہیں مخزنِ عشق بھی
فخرِ اہلِ وِلا میرے سبطین ہیں

یہ سعادت بھی اہلِ نظر دیکھ لیں
لختِ ابنِ رضا میرے سبطین ہیں

باپ حسنین ہیں اور دادا حسن
فیض بیت الرضا میرے سبطین ہیں

مفتیٔ اعظمِ ہند کے فیض سے
قوم کے مقتدا میرے سبطین ہیں

مظہر مفتیٔ اعظم ہند بھی
اور حسن کی دعا میرے سبطین ہیں

کیوں نہ موجود ہو ہر طرف روشنی
شمعِ فکر رضا میرے سبطین ہیں

رعب لہجے میں ہے گفتگو میں اثر
ذی اثر رہنما میرے سبطین ہیں

اس سے بڑھ کے بڑی بات ہوگی بھی کیا؟
عاشقِ مصطفیٰ میرے سبطین ہیں

کیوں نہ سلمان آگے کی جانب بڑھیں
عزم اور حوصلہ میرے سبطین ہیں

غم ہو کیوں کر بھلا کوئی سلمان کو
جب کہ حاجت روا میرے سبطین ہیں

بے سہارا نہ اشرفؔ کو سمجھے کوئی
ہر گھڑی آسرا میرے سبطین ہیں

چھوڑ کر سب کو روتا کہاں چل دئے
میرے تاج الشریعہ کہاں چل دئے

عاشقوں کی ہے بارات اتری ہوئی
اہل سنت کے دولہا کہاں چل دئے

درد کی ٹیس حد سے سوا بڑھ گئی
درد دل کے مسیحا کہاں چل دئے

اے مرے فخر ازہر ، شہنشاہ فن
باندھے عظمت کا سہرا کہاں چل دئے

بستی بستی میں ہے تیری رحلت کا غم
شور ہے قریہ قریہ کہاں چل دئے

میرے اختر رضا قادری ازہری
دے کے فرقت کا صدمہ کہاں چل دئے

بعدِ سبطین میرا بھروسہ تھے تم
غم مجھے دے کے گہرا کہاں چل دئے

مسلک اعلی حضرت کے جو میر تھے
وہ رضا کے نبیرہ کہاں چل دئے

ڈھونڈتا پھر رہا ہے یہ اشرف رضا
چھوڑ کر اس کو آقا کہاں چل دئے

اہل حق کے رہنما اختر رضا خاں ازہری
سنیت کے مقتدا اختر رضا خاں ازہری

بزمِ افتا کی ضیا اختر رضا خاں ازہری
زینتِ دارالقضا اختر رضا خاں ازہری

اعلی حضرت کی دعا اختر رضا خاں ازہری
مظہرِ حامد رضا اختر رضا خاں ازہری

آپ کا دنیا سے جانا، اس صدی کا بالیقیں
ہے بڑا اک سانحہ اختر رضا خاں ازہری

وقتِ آخر لب پہ تھی اللہ اکبر کی صدا
یہ بھی ہے فضلِ خدا اختر رضا خاں ازہری

آپ کی رحلت ہے ملت کے خسارے کا سبب
شک نہیں اس میں ذرا اختر رضا خاں ازہری

یہ جنازہ دیکھنے کے بعد ثابت ہو گیا
آپ کی ہستی ہے کیا اختر رضا خاں ازہری

دورِ حاضر میں کہیں بھی دور تک ملتا نہیں
آپ جیسا پیشوا اختر رضا خاں ازہری

غسل کعبہ کے حوالے سے ہوئی جب گفتگو
نام آیا آپ کا اختر رضا خاں ازہری

خاندان رضویت کی آبرو بھی آپ ہیں
مرحبا صد مرحبا اختر رضا خاں ازہری

ہے دعا گو اشرف خستہ لحد پر آپ کی
برسے رحمت کی گھٹا اختر رضا خاں ازہری

بحرِ علم و فضل کے گوہر ہیں تاج الاصفیا
دینِ حق کے قائد و رہبر ہیں تاج الاصفیا

ہم نشینی مفتیٔ اعظم کی ہے حاصل انہیں
اس لئے بھی اتنے قد آور ہیں تاج الاصفیا

دیکھنے والی نگاہوں نے یہ برجستہ کہا
واقعی اسلاف کے مظہر ہیں تاج الاصفیا

علم،تقویٰ،فضل،سیرت،جس طرح سے دیکھئے
عظمتِ اسلاف کے پیکر ہیں تاج الاصفیا

رب نے مستقبل شناسی کا انہیں بخشا ہنر
حکمت و تدبیر کے مصدر ہیں تاج الاصفیا

ان کے شریانوں میں علامہ نقی کا ہے لہو
اس لئے تو اتنے دیدہ ور ہیں تاج الاصفیا

کیوں نہ استاذ زمن کے ٹھہریں منظورِ نظر
حضرتِ حسنین کے دلبر ہیں تاج الاصفیا

حضرتِ سبطین کے خدام پر بھی ہو کرم
آس لے کر آپ کے در پر ہیں تاج الاصفیا

اس سے بڑھ کر اب تعارف ہوگا کیا اشرفؔ رضا
اک غلامِ شافع محشر ہیں تاج الاصفیا